INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATME NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

۲۶ر رمضان المبارک تا ۹ر شوال ۱۴۱۶ھ بمطابق ۱۶ر تا ۲۹ر فروری ۱۹۹۶ء

۳۸-۳۹

عیسائی حضرات کے لئے لمحۂ فکریہ

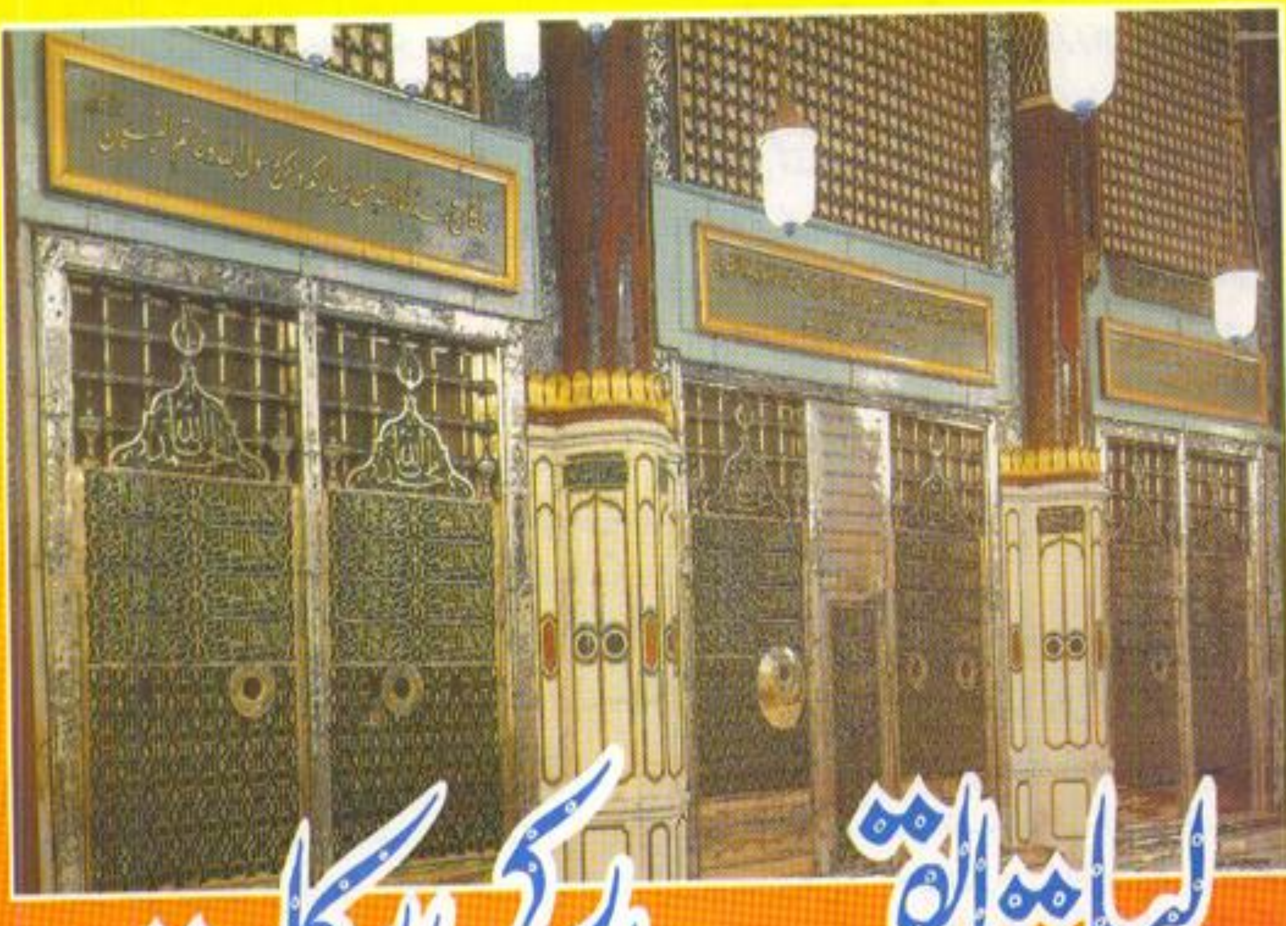

لیلۃ القدر کی برکات

نماز جمعہ جائز ہے

سوال ـــ ہمارا گاؤں شہر سے تقریباً" ڈیڑھ کلو میٹر دور ہے۔ درمیان میں فصلیں حائل ہیں۔ گاؤں کی آبادی تقریباً" ۱۵۰۰ کے لگ بھگ ہے۔ عرف عام میں گاؤں کے نام سے موسوم ہے۔

اسی گاؤں میں سوائے کپڑے اور جوتوں کے عام ضروریات زندگی کی تمام اشیاء مثلاً" پرچون کی دکانیں' سبزی' آٹے کی چکی' پولٹری فارم اور زنانہ استعمال کی چیزیں دستیاب ہیں۔

یہ گاؤں حیدر آباد اور بدین مین روڈ پر عین واقع ہے اور شہر سے جمعۃ المبارک کی اذان کی آواز بذریعہ لاؤڈ اسپیکر ہم تک پہنچتی ہے۔ اس کے علاوہ گاؤں میں پرائمری اسکول (لڑکوں ولڑکیوں) کے لئے موجود ہے ایک چھوٹا دینی مدرسہ جہاں ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم ہوتی ہے۔ اور دو مسجدیں بھی اس گاؤں میں موجود ہیں۔ اس مسئلہ کا حل قرآن و حدیث کی روشنی میں بتایئے

(عبدالکریم)

جواب .... مسئول عنہا گاؤں قریہ کبیرہ کے حکم میں ہے اس لئے یہاں نماز جمعہ صحیح ہے کذافی فتاوٰی دارالعلوم دیوبند لمفتی اعظم" ص ۲۸۸ ج ۲ وقال العلامة الفهامه الشيخ محمد انور شاه الكشميرى" عن الجمعة فى القرى والمصر و عبارات اصحابنافى تفسير المصر كلها متوافقه فى المعنى وانما اختلفت والا الفاظ ...نعم فی بعض عبارتهم ان القرية الصغيرة مجتهد فيها عند نا الخ نقله المفتى الاعظم محمد شفیع" فی فتاواہ مسمی بدار العلوم دیوبند ج ۲ ص ۲۰۳ فقط واللہ اعلم۔

ٹی وی وغیرہ کا کاروبار ناجائز ہے

سوال ا ... اس وقت میرا اور گھر کے لوگوں کا حال یہ ہے کہ (یعنی میرے والدین اور بہن بھائی) کراچی کے حالات سے خوف زدہ ہیں۔ اور بار بار نکلنے کو کہتے ہیں سلسلہ قریباً" دو سال سے ہے۔ کیا کرنا چاہئے۔

۲ .... ہمارا مشترکہ کاروبار ہے۔ ٹی وی کی پکچر ٹیوبیں RE-BUILD کرنے کا۔ جس کو پچھلے سال تک زیادہ میں ہی دیکھتا تھا۔ یعنی ۸۰ تا ۹۴ تک۔ پچھلے سال عمرہ کے بعد میری کیفیات بہت زیادہ تبدیل ہو گئیں ہیں اور اس کاروبار میں دل نہیں لگتا۔ جس کی وجہ سے والد صاحب نے مجھ سے اس کاروبار کی ذمہ داری محدود کردی ہے اور صرف فروخت کا کام میرے ذمہ ہے۔ جو کہ مجھے وی سی آر اور ڈش انٹینا کی مارکیٹ کے درمیان بیٹھ کر کرنا پڑتا ہے۔ یعنی ٹیوبوں کے علاوہ کوئی اور کام بھی نہیں کرپاتا۔ جس کی وجہ سے کاروباری حالات خراب ہو رہے ہیں۔ اور کراچی کے حالات کی وجہ سے میں اور میرے گھر والے ڈپریشن کا کبھی کبھی شکار ہو جاتے ہیں۔ آیا یہ کاروبار میرا حلال ہے یا حرام اسے کس طرح کم یا ختم کرنا چاہئے۔

(طلعت مسعود)

جواب .... واضح رہے کہ ٹی وی اپنی موجودہ صورت میں ڈھول سارنگی اور بینڈ باجوں کی طرح لہو ولعب کا ایک آلہ ہے بلکہ مفاسد کے لحاظ سے دیگر آلات معاصی سے بڑھ کر ضرر رساں و تباہ کن ہے' اس لئے اس کا بیچنا' خریدنا' اجارہ پر لینا دینا' ہبہ کرنا' ہبہ میں قبول کرنا' مرمت کرنا' پاس رکھنا' اس کی تصویریں دیکھنا' دکھانا یہ تمام کام حرام ہیں۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں یہ کاروبار کسی کے لئے بھی حلال نہیں بلکہ حرام ہے اسے ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کاروبار میں اپنا حصہ لے کر کسی جائز کام میں لگا کر اپنا دوسرا کاروبار کریں البتہ اگر فی الحال کاروبار شروع کرنے میں کچھ مشکلات کا سامنا ہو تو زیادہ جلدی کرنے کی بھی ضرورت نہیں بلکہ نہایت تدبرو تحمل سے کوئی جائز معاش تلاش کریں اس وقت تک توبہ و استغفار کریں اللہ حامی و ناصر ہو۔ سورہ جمعہ پارہ ۲۸ کی تین دفعہ تلاوت کرکے حالات کی بہتری کی دعا کریں ان شاء اللہ اللہ عزوجل آپ کی پریشانیوں کو دور کردے گا۔

دونوں بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا جائز نہیں

سوال .... میں ایک کرسچن عورت ہوں۔ میرا شوہر میری بہن کو بھگا کر اوکاڑہ لے گیا۔ جبکہ وہ لڑکی بھی عیسائی ہے۔ دونوں مسلمان ہوئے اور نکاح کرلیا۔ جبکہ میرے ۶ بچے ہیں۔ نہ مجھے طلاق دی اور نہ بتایا' آپ سے سوال ہے کہ آپ کا مذہب اسلام شرعی طور پر اس کی کیا اجازت دیتا ہے۔ دونوں بہنوں سے نکاح جائز ہے اور دونوں کو نکاح میں رکھ سکتا ہے۔ جبکہ ایک عیسائی ہو اور دوسری مسلمان۔ تفصیل سے جواب دیں۔ میرا مقدمہ عدالت میں چل رہا ہے۔

(تسنیم کوثر)

ج .... شرعاً" دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔ اور عیسائی (اہل کتاب) میاں بیوی کے جوڑے میں سے اگر شوہر مسلمان ہو جائے تو نکاح باقی رہتا ہے۔ لہٰذا آپ کا نکاح بدستور باقی ہے۔ جب تک کہ اس نے طلاق نہ دی ہو۔ اور جب تک آپ کا نکاح باقی ہے وہ آپ کی بہن سے نکاح نہیں کرسکتا۔ عدالت کا فرض ہے کہ ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرادے۔ واللہ اعلم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۴ شمارہ ۳۸-۳۹

۲۶ رمضان المبارک تا ۸ شوال
۱۴۱۶ھ بمطابق ۱۶ تا ۲۹ فروری ۱۹۹۶ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر منتظم: مفتی منیر احمد اخون

مجلس ادارت

○ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
○ مولانا منظور احمد حسینی ○ مولانا محمد جمیل خان
○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر: عبداللہ ملک

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل ویزائین: ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ	۴
لیلۃ القدر کی برکات	۶
گستاخ رسول کی سزا	۱۰
اعتکاف کا ٹوٹ جانا	۱۱
انسانی حقوق۔ عیسائی حضرات کیلئے لمحہ فکریہ	۱۴
قادیانیت اسلام کے مقابل گھناؤنی سازش	۱۶
مرزا قادیانی کی خوراک	۲۰
نقد و نظر	۲۲

زرِ تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۳۵ روپے سہ ماہی: ۷۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ اور ایشیائی ممالک ۴۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ, U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ بی، شاہ زمان کراچی

فروغ عیسائیت کا امریکی منصوبہ ------ گھبرانے کی نہیں، عمل کی ضرورت ہے!

لاہور کے "روزنامہ خبریں" نے اپنے خصوصی نمائندوں کی مرتب کردہ مفصل سروے رپورٹ شائع کی ہے۔ اس پوری رپورٹ کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ "امریکہ سیاسی و اقتصادی برتری کے حصول کے بعد اب دنیا میں عیسائیت کی برتری قائم کرنے کی طرف بھی متوجہ ہو گیا ہے۔ عیسائی مشنریوں امریکی سرپرستی میں عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت کا کام بڑے وسیع پیمانے پر شروع کر رکھا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا اس سلسلے میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔" صرف یہی نہیں، بلکہ قادیانیت کی سرپرستی بھی کر رہا ہے اور سیٹلائیٹ کی سہولت فراہم کر کے اس جعلی مذہب کو اسلام باور کرانے کی حوصلہ افزائی میں بھی پیش پیش ہے۔

اٹھارھویں صدی عیسوی میں برطانیہ عظیم طاقت کے طور پر ابھرا تو دیگر علاقوں کی طرح ایسٹ انڈیا کمپنی کی گرفت برصغیر ہند پر بھی مضبوط ہو گئی۔ پادریوں کی ایک بڑی کھیپ اردو، فارسی اور مقامی زبانوں کی ماہر تیار کی گئی۔ منصوبہ یہ تھا کہ برصغیر میں عوام کی جہالت سے فائدہ اٹھا کر پورے ہندوستان کو عیسائیت کا گڑھ بنا دیا جائے۔ عیسائی پادریوں نے ملک کے طول و عرض میں عیسائیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے تکوینی طور پر علماء کرام کی دو چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو اس طرف متوجہ کر دیا۔ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی تربیت یافتہ دو نادر روزگار ہستیاں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ان دونوں جماعتوں کی سربراہی کا فریضہ انجام دے رہی تھیں۔ مناظرے اور مباحثے ہوئے۔ عیسائی پادری اسلامی قوت کا استدلال سے مقابلہ نہ کر سکے۔ نتیجۃً انگریزوں کی سیاسی و اقتصادی برتری عیسائیت کے فروغ و اشاعت میں برتری قائم نہ کر سکی۔ عیسائی پادری منہ چھپا کر ایسے بھاگے کہ پھر ہندوستان کی طرف پلٹ کر نہ دیکھا "اظہار الحق" (جس کا اردو ترجمہ و شرح "بائبل سے قرآن تک" شائع ہو چکا ہے) اور "اعجاز عیسوی" وغیرہ ایسی کتب وجود میں آئیں جن کے نام سے ہی پادری تھر تھرانے لگتے ہیں۔ انگریزوں نے پینترا بدلا اور ہندوستانیوں کو عیسائیت کے تابع کرنے کے بجائے مسلمانوں کو اپنے مذہب سے برگشتہ کر دینے کی راہ اپنائی۔ علی گڑھ کی انگریزی تعلیم کی تحریک نے انگریزوں کی خوب خوب مدد کی اور مذہب بیزاری کو نوجوانوں کا فیشن بنانے میں انگریزوں کو توقع سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے منصوبے کے مطابق نسلی اعتبار سے ہندوستانی، سوچ و فکر کے لحاظ سے خالص انگریزوں کا مزاج رکھنے والے مسلمانوں کی ایک بڑی کھیپ تیار ہو گئی۔ اس کے ساتھ مسلمانوں میں مذہبی خلفشار پیدا کرنے کی غرض سے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت کے دعویٰ پر آمادہ کیا اور اس نئی جعلی نبوت پر مبنی نئی امت قادیانیت کی بھرپور سرپرستی کی۔

اچانک تاریخ نے انگڑائی لی اور انگریزی سامراج برصغیر کے حصے بخرے کر کے اپنی کینچلی میں واپس چلا گیا۔ جاتے جاتے ایک اور کام یہ بھی کر گیا کہ برصغیر کے تمام حصوں کی باگ ڈور اپنے پروردہ انگریزی مزاج کی حامل کھیپ کے ہاتھ میں دے گیا۔ قیام پاکستان کے لئے اگرچہ "احیاء اسلام" کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن یہاں اقتدار جن ہاتھوں میں دیا گیا اسلام کا نام صرف ان کی زبان تک محدود نظر آتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ تقریباً نصف صدی

سے یہاں یہ کھیل جاری ہے کہ "اسلام" کے ہر شعار کو پامال کیا جاتا رہا' اسلامی قوانین کو مسخ کرنے کے بہانے تراشے جاتے رہے' اور اب تو جرائتیں اس حد تک بڑھ گئیں کہ انسداد جرائم کے لئے اسلامی تعزیرات کو "ظالمانہ سزائیں" کہتے ہوئے حکمرانوں کی زبانوں پر لرزہ بھی طاری نہیں ہوتا۔ اسلام کے فروغ و اشاعت کے فریضہ کی ادائیگی کے برعکس سرکاری سطح سے اس کی بیخ کنی و حوصلہ شکنی کی روش اپنائی گئی۔ عیسائی اور قادیانی جیسے اسلام دشمن گروہوں کو کھل کھیلنے کی نہ صرف اجازت و آزادی دی گئی بلکہ خوب خوب نوازا گیا۔ ان گروہوں کے پاس اسلام کے خلاف استدلالی قوت تو ہے نہیں۔ لہٰذا تحریص ترغیب کا طریقہ اپنایا گیا۔ عورت اور دولت کے دو بڑے جال لے کر یہ گروہ ملک کے چار سو پھیل گئے۔ مہ وشوں کے غول تو جوانوں کو عیش دنیوی کا لالچ دے کر دولت ایمان سے محروم کرنے میں مصروف ہو گئے۔ سرکاری سرپرستی کے نتیجہ میں ان کو کچھ کامیابیاں بھی حاصل ہوئیں اور عیسائیت و قادیانیت کچھ مسلمان نوجوانوں کو عورت اور دولت کے جال میں پھانسنے میں کامیاب ہو گئیں۔ اسلام اپنی استدلالی قوت کے لحاظ سے پہلے کی طرح آج بھی زندہ و توانا ہے اور تاقیامت رہے گا۔ اگر مسلمان کہلانے والی قوم اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی کے لئے اسلام کی صحت افزا غذا کو چھوڑ کر دشمنوں کی عطا کردہ زہریلی نکیوں کے ذریعہ خودکشی کی راہ اپنا لے تو اس کا کیا علاج ہے؟ اللہ تعالیٰ اپنے دین اسلام کی حفاظت کے لئے کسی خاص قوم کے محتاج نہیں ہیں۔ اگر پاکستان کے لوگ مسلمان کہلانے کے باوجود یہود و نصاریٰ کی زبان' تعلیم' تہذیب و معاشرت' قانون و سیاست وغیرہ ہر شعبہ کو حرز جان بنانے پر مصر نظر آتے ہیں تو اللہ کو ایسی قوم کی ضرورت نہیں۔ ایسی قوم جو یہود و نصاریٰ کی ہر پہلو سے وفاداری کا دم بھرتی ہو اور اللہ کے دین اسلام اور اس کے رسول عربی ﷺ کی فکری و عملی اعتبار سے وفاداری کا ثبوت فراہم کرنے پر بھی تیار نہ ہو وہ زبان سے اسلام اسلام پکارے یا عیسائیت و قادیانیت کو اختیار کرے ایسی قوم کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ البتہ قانون خداوندی ایسی قوموں کو جو عہد تو اللہ سے باندھیں اور وفاداری اس کے دشمنوں سے نباہیں مکافات عمل کے نتیجے میں دنیوی ذلت و رسوائی کے شکنجے میں جکڑ دیتا ہے بوسنیا اور روسی ریاستوں کی حالت زار اس کی زندہ مثال ہے جہاں ایک صدی سے ایسے ہی مسلمانوں کی عزت و ناموس کی قیمت ٹکے سیر بھی نہیں رہی۔

بہرحال مسلمانوں کو عیسائی اور قادیانی حرافوں سے بچانے کی اصل ذمہ داری تو مسلمان حکومت پر عائد ہوتی ہے کہ وہ معاشرتی مدد اور انسداد ارتداد کے قوانین پر عملدر آمد کرے۔ اگر بالفرض حکومت مسلمانوں کی نہ ہو یا مسلمان کہلانے کے باوجود کفار کی ارتدادی مہم کی حوصلہ افزائی اور پشت پناہی پر کمربستہ نظر آتی ہو۔ تو پوری امت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ علمی و مادی وسائل بروئے کار لا کر ہر ممکن و صحیح طریقے سے مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچائے۔ علماء کا یہ فریضہ ہے کہ عیسائی اور قادیانی مبلغوں کا علمی سطح پر رد مہیا کریں اور یہ کام الحمدللہ مسلسل جاری ہے۔ مال دار طبقہ کے اہل خیر پر یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے وسائل دولت کو چند روزہ بہار دنیا کو پر تعیش بنانے پر لٹانے کے بجائے ایسی فلاحی تنظیموں کے قیام کی حوصلہ افزائی کریں جو دین سے ناواقف غریب اور نادار مسلمانوں سے رابطہ کریں اور ضرورت مندوں کو غذا اور علاج کی سہولت بہم پہنچانے کی فکر کریں۔ ایسے علاقوں میں دینی تعلیم کے ادارے قائم کرنا بہت ضروری امر ہے۔ یہ عملی پہلو کی طرف اشارہ ہے۔ اس نہج پر کام اشد ضروری ہے۔ ٹڈی دل کے طوفان کا تلیروں کی چند ٹولیاں رخ پھیر دیا کرتی ہیں۔ اور ابابیلوں کے جھنڈ اصحاب فیل کا کچومر نکال دیتے ہیں۔ امریکہ کا فروغ عیسائیت کا مذکورہ منصوبہ اور قادیانیت کی پشت پناہی ٹڈی دل کے طوفان سے زیادہ اہمیت کا حامل نہیں۔ گھبرانے کی نہیں' عمل کی ضرورت ہے۔ محض اللہ کی رضا اور اخروی فلاح اور پر عیش ابدی زندگی کی خاطر تھوڑے سے مسلمانوں کا اس مقصد کے لئے قدم بڑھانا ضروری ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

لیلۃ القدر کے برکات

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے اپنے رسالہ فضائل رمضان کے خاتمہ میں ایک لمبی حدیث نقل کی ہے۔ شیخ فرماتے ہیں کہ خاتمے میں ایک طویل حدیث' جس میں کئی نوع کے فضائل ارشاد فرمائے ہیں' ذکر کرکے اس رسالے کو ختم کیا جاتا ہے۔

فضائل رمضان میں ایک جامع حدیث

ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جنت کو رمضان شریف کے لئے خوشبوؤں کی دھونی دی جاتی ہے اور شروع سال سے آخر سال تک رمضان المبارک کے لئے جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ پس جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے' جس کا نام "میسرہ" ہے' جس کے جھونکوں کی وجہ سے جنت کے درختوں کے پتے اور کواڑوں کے حلقے بجنے لگتے ہیں' جس سے ایسی دل آویز سریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی' پس خوشنما آنکھوں والی حوریں اپنے مکانوں سے نکل کر جنت کے بالا خانوں کے درمیان کھڑی ہو کر آواز دیتی ہیں کہ "کوئی ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سے منگنی کرنے والا' تاکہ حق تعالیٰ شانہ اس کو ہم سے جوڑ دیں؟" پھر وہی حوریں جنت کے داروغہ "رضوان" سے پوچھتی ہیں کہ یہ کیسی رات ہے؟ وہ لبیک کہہ کر جواب دیتے ہیں کہ "رمضان المبارک کی پہلی رات ہے' جنت کے دروازے محمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں کے لئے آج کھول دیئے گئے۔" حضور ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رضوان سے فرمادیتے ہیں کہ جنت کے دروازے کھول دے' اور "مالک" یعنی جہنم کے داروغے سے فرمادیتے ہیں کہ محمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں پر جہنم کے دروازے بند کردے' اور حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور "سرکش شیاطین" کو قید کرو' اور ان کے گلے میں طوق ڈال کر دریا میں پھینک دو کہ میرے محبوب محمد ﷺ کی امت کے روزوں کو خراب نہ کریں۔" نبی کریم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ "حق تعالیٰ شانہ رمضان المبارک کی ہر رات میں ایک "منادی" کو حکم فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ یہ آواز دے کہ "ہے کوئی مانگنے والا کہ جس کو عطا کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ کون ہے جو غنی کو قرض دے؟ ایسا غنی جو نادار نہیں' اور ایسا پورا پورا ادا کرنے والا جو ذرا بھی کمی نہیں کرتا۔" حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان المبارک میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہوچکے تھے۔ اور جب رمضان المبارک کا آخری دن ہوتا ہے تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کئے گئے تھے' ان کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں۔ اور جس رات شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں' وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں' ان کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جس کو کعبہ کے اوپر کھڑا کردیتے ہیں اور حضرت جبرئیلؑ کے سو بازو ہیں' جن میں سے دو بازوؤں کو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں' جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلادیتے ہیں' پھر جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو تقاضا فرماتے ہیں کہ جو مسلمان آج کی رات کھڑا یا بیٹھا نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر کررہا ہو اس کو سلام کریں' اور اس سے مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں' صبح تک یہی حالت رہتی ہے' جب صبح ہوجاتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام آواز دیتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت! اب کوچ کرو اور چلو۔ فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی امت کی حاجتوں اور مومنوں کی ضرورتوں کے بارے میں کیا معاملہ فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان پر عنایت اور توجہ فرمائی اور چار شخصوں کے علاوہ سب کو معاف کردیا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ (ﷺ) وہ چار شخص کون ہیں؟ ارشاد فرمایا ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو (اور اس سے توبہ نہ کرے) دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو۔ تیسرا وہ شخص جو قطع رحمی کرنے والا ہو' اور ناتا توڑنے والا ہو۔ چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو اور آپس میں قطع تعلق کرنے والا ہو۔ جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو اس کا نام آسمانوں پر "لیلۃ الجائزہ" یعنی "انعام والی رات" سے لیا جاتا ہے۔

پس جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیج دیتے ہیں' وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں اور راستوں کے سروں پر کھڑے ہوجاتے ہیں' اور ایسی آواز سے جس کو انسان اور جنات کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں کہ اے

محمد ﷺ کی امت! اس رب کریم کی بارگاہ کی طرف چلو' جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے' اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف کرنے والا ہے۔ پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں کہ کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا پورا کام کر چکا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے معبود' اے ہمارے مالک! اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے۔ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو رمضان المبارک کے روزوں اور تراویح کے بدلے میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی۔ اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو! میری عزت کی قسم' میرے جلال کی قسم آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے عطا کروں گا' اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا۔ میری عزت کی قسم! جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا (اور ان کو چھپاتا رہوں گا)' میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم! میں تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے رسوا اور فضیحت نہیں کروں گا۔ پس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ' تم نے مجھے راضی کر دیا' میں تم سے راضی ہو گیا۔ پس فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ کر جو ان کو عیدالفطر کے دن ملتا ہے خوشیاں مناتے ہیں اور کھل جاتے ہیں۔ اللھم اجعلنا منھم (یااللہ! ہمیں بھی ان میں شامل فرما۔ آمین)۔

شب قدر۔ رحمت خداوندی کی رات

میں نے حدیث کا صرف ترجمہ پڑھا ہے۔ اس پر شیخ نور اللہ مرقدہ نے کچھ فوائد بھی لکھے ہیں ان کو چھوڑ دیتا ہوں۔

رمضان المبارک کی رحمتوں اور برکتوں کا ایک مختصر سا نقشہ اس حدیث شریف میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی آنحضرت ﷺ کی امت کے حال پر کتنی عنایات اور کتنی رحمت ہے۔ اور کریم آقا نے اپنے بندوں کو بخشنے کے لئے کیا کیا سامان تیار کر رکھے ہیں۔ یہ ستائیسویں رات عام طور پر شب قدر کی رات کہلاتی ہے' یہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے کہ شب قدر کی رات کون سی تھی' کون سی طاق راتوں میں ہوتی ہے کیونکہ اس میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں' عام علماء کرام کا رجحان یہ ہے کہ ستائیسویں کی رات شب قدر ہوتی ہے۔ بہرحال شب قدر خواہ کوئی سی رات ہو' دعا کرو کہ حق تعالیٰ شانہ اس کی برکتیں ہمیں نصیب فرمائے۔

حضرت عائشہؓ کی برات کا واقعہ

پہلی بات یہ ہے کہ سورۃ نور میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقوں کے بہتان لگانے کے قصہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ منافقوں کی اس لب تراشی سے متاثر ہو کر ایک دو مخلص مسلمان بھی اس میں ملوث ہو گئے تھے' وہ بھی باتیں کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سخت الفاظ میں ان کو تنبیہ فرمائی ہے۔ یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا الآیۃ اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ خبردار! آئندہ ایسی حرکت نہیں ہونی چاہئے۔ کسی مسلمان پر تہمت لگانا' اور مسلمان بھی کون؟ مسلمانوں کی ماں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کسی مسلمان کی طرف گندگی کو منسوب کرنا اور پھر حضور ﷺ کے گھر میں گندگی کی نسبت کرنا کوئی چھوٹی بات ہے؟ حضرت مسطح ابن اثاثہ جو مہاجرین میں سے تھے اور نادار فقیر تھے اور یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عزیز تھے' ان کے تمام خرچ اخراجات حضرت ابوبکر صدیقؓ اٹھاتے تھے' یہ بھی منافقوں کی باتوں سے متاثر ہو کر ام المومنینؓ کے بارے میں ایسی باتیں کرنے لگے' جب حضرت عائشہؓ کی براءت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی' اولئک مبرءون مما یقولون ۔ الخ یعنی منافق لوگ جو بدزبانی کر رہے ہیں یہ حضرات اس سے بری ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کے رنج کا واقعہ

پس جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی براءت کا اعلان فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو غصہ تو آنا ہی چاہئے تھا' چنانچہ انہوں نے غصے میں قسم کھائی کہ آئندہ مسطح ابن اثاثہ کو خرچ نہیں دوں گا۔ ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا یہ غصہ اللہ کی خاطر تھا' کسی کی بیٹی پر ایسی تہمت لگائی گئی ہو تو خود سوچئے کہ پھر ہمارا معاملہ اس شخص کے بارے میں کیا ہو گا؟ بیٹی پر بدکاری کی تہمت کون برداشت کرتا ہے؟ پھر یہ بیٹی بھی تو عام بیٹیوں جیسی نہیں تھی بلکہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں۔ الغرض حضرت ابوبکرؓ کو غصہ آیا اور غصہ میں قسم کھائی کہ آئندہ مسطح کو خرچ نہیں دیں گے۔ حق تعالیٰ شانہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اپنی اس قسم سے باز رکھنے کے لئے سفارش فرمائی۔ گویا مسطح کی سفارش کی کہ ان کا خرچ بند نہ کیا جائے۔ ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ الخ یعنی تم میں سے جو صاحب فضیلت اور صاحب گنجائش ہیں جو صاحب خیر ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں ان یوتوا اولی القربیٰ والمساکین والمھاجرین فی سبیل اللہ کہ وہ اپنے قرابت والوں کو جو کہ فقیر ہیں اور مہاجر فی سبیل اللہ ہیں ان پر خرچ نہیں کریں گے اور ان کو آئندہ خرچ نہیں دیں گے۔ و لیعفوا ولیصفحوا یعنی ان کو چاہئے کہ معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں الا تحبون ان یغفر اللہ لکم یعنی کیا تم یہ نہیں چاہتے ہو کہ اللہ تمہیں بخش دے۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تمہیں بخش دے تو تم بھی ان لوگوں کو بخش دو اور درگزر سے کام لو' تم اللہ کے قصوروار ہو اور اس کی مغفرت کی امید رکھتے ہو تو لازم ہے کہ تم اپنے قصور والوں کو معاف کر دو۔ ان اللہ غفور رحیم بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے' کیونکہ تمہارا مجرم کوئی ایک آدھ آدمی ہو گا اور اس کے مجرم ہے

شمار ہیں۔ تمہارا قصور کسی نے کوئی ایک آدھ کیا ہو گا' اس کے بندوں نے بے شمار جرم اور بے شمار قصور کئے ہیں' جب ان تمام جرائم کے باوجود اور ان تمام قصوروں کے باوجود بندے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے' ان کی مغفرت فرمائے اور ان پر رحم فرمائے تو اگر کسی نے تمہارا ایک آدھ قصور کردیا تو تم بھی معاف کردو۔

ولا یاتل اولی الفضل منکم والسعۃ یعنی تم میں سے جو صاحب فضیلت اور گنجائش والے ہیں۔ صاحب فضیلت اس شخص کو کہتے ہیں جس کو بڑائی حاصل ہوتی ہے اور صاحب گنجائش وہ شخص ہے جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے دوسروں کی نسبت مال زیادہ عطا فرمایا۔ اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو صاحب فضیلت اور صاحب گنجائش فرمایا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی افضلیت

امام رازیؒ نے تفسیر کبیر میں اس آیت کی تفسیر میں قریباً پندرہ وجوہ سے پندرہ دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ تمام صحابہؓ سے افضل تھے۔ اس لئے کہ اللہ رب العزت نے ان کو "اولوالفضل" فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی سفارش کہ قصوروار کو معاف کردیا جائے

اور اس سے بڑی بات کیا ہوگی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ' جن کی ہستی سے بڑی کوئی ہستی نہیں' حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ایک قصور وار کا قصور معاف کروانے کے لئے اور ایک مجرم کو درگزر کرنے کے لئے سفارش فرمارہے ہیں' اور سفارش کا انداز بھی عجیب و غریب اختیار فرمایا کہ پہلے ان کی فضیلت بیان فرمائی اور پھر ان کی فضیلت کے حوالے سے فرمایا کہ ہاں' ہاں' آپ جیسے آدمی کو ایسی قسم نہیں کھانی چاہئے۔ گویا ان کو فرمایا کہ تم اتنے بڑے آدمی ہو' تمہیں نہیں ایسا کرنا چاہئے' بلکہ ولیعفوا ولیصفحوا معاف کردو درگزر سے کام لو' اور پھر اتنی چھوٹی بات پر قسم کھاتے ہو۔ اور پھر آخری بات فرمادی الا تحبون ان یغفر اللہ لکم کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تم کو بخش دے؟ ظاہر ہے کہ کون نہیں چاہے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادیں' جب تم اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتے ہو تو خود بھی لوگوں کے ساتھ بخشش کا معاملہ کرو۔

بخشش چاہتے ہو تو خود بھی دوسروں کو معاف کردو

میں نے یہ جو یہ قصہ ذکر کیا ہے' اور قرآن کریم کی اس آیت شریفہ کا حوالہ دیا ہے میرا مدعا صرف اتنا ہی ہے کہ ہم سب کے سب اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں' ٹھیک ہے بھائی! ہم اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے ہیں' لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ہمارا بھی کسی نے کوئی قصور کیا ہو گا کیا ہم نے اس کو معاف کردیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے لئے لازم ہے کہ ہم محض رضائے الٰہی کے لئے اپنے تمام قصور واروں کو معاف کردیں۔ آج کے دن تک اور آج کی رات تک ہمارا جس شخص نے بھی جو بھی قصور کیا ہو' ہمیں صدمہ پہنچایا ہو' ہمیں رنج پہنچایا ہو' کوئی نازیبا حرکت اس نے کی ہو' سب کو معاف کردیں۔ اور ہم اپنے دل میں یہ فیصلہ کرلیں کہ ہماری طرف سے سب کو معاف۔ کیوں؟ اس لئے کہ خود ہماری معافی کا مقدمہ بارگاہ الٰہی میں پیش ہے' ہم معاف کردیں گے تو ہم پر بھی معافی کا حکم ہو جائے گا۔ سب کو معاف کرکے بارگاہ الٰہی میں معافی طلب کرنے کے لئے آئیں گے تو ان شاء اللہ ہمیں بھی معافی کا پروانہ مل جائے گا۔ حضور اکرم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ الراحمون یرحمھم الرحمٰن رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے۔ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء تم زمین والوں پر رحم کرو' آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔" (مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۳) تو ایک گزارش تو میری یہ ہے کہ اپنے عزیزوں کے ساتھ' اپنے ہمسایوں کے ساتھ' اپنے تعلق والوں کے ساتھ' ہماری کوئی نہ کوئی لڑائی چلتی رہتی ہے' کون آدمی ہے جس کی کسی کے ساتھ لڑائی نہ ہو؟ بندہ' بندہ ہے' کمزور ہے' کبھی کسی کی حالت سے رنج ہوتا ہے' کبھی کسی کی بات سے آدمی کے دل کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اور بعض لوگ تو رنجیدہ ہو کر قسم کھالیا کرتے ہیں کہ میں تو بالکل معاف نہیں کروں گا۔ اچھائی بھائی! تم معاف نہیں کروگے تو پھر کیا ہو گا؟ کیا یہ چاہو گے کہ اللہ تعالیٰ بھی قسم کھالیں کہ وہ تمہیں معاف نہیں کریں گے؟ نہیں! ہم تو کمزور بندے ہیں' ہم تو یہ چاہیں گے کہ اللہ کریم ہمیں معاف کردیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کردیں تو خود سوچو کہ پھر ہمیں ایسی قسم کھانے کا کیا حق ہے؟ اور اس کا کیا جواز ہے؟

شب قدر کی دعاء

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ اگر میں شب قدر کو پاؤں تو کیا مانگوں۔ فرمایا کہ اللہ رب العزت سے یہ کہنا کہ اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی یااللہ! آپ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں' یا اللہ مجھے بھی معاف کردیجئے۔" (مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۲) یہ تو میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ یہ تو معلوم نہیں کہ یہی "شب قدر" ہے یا کوئی اور رات شب قدر ہے۔ بہرحال وہ ہم پر گزرے گی اور اپنی رحمتیں و برکتیں بکھیر کر جائے گی۔ ہمیں پتہ چلے یا نہ چلے۔ ہمیں پتہ ہونا ضروری نہیں۔ پتہ چلے گا اس دن۔ جس دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ہم پر اس شب مبارک کی وجہ سے انعامات ہوں گے۔ بہرحال اس شب کی دعا رسول اللہ ﷺ نے یہ تلقین فرمائی۔ اللھم انک عفو "یااللہ! آپ بہت معاف کرنے والے ہیں۔" تحب العفو آپ معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں۔" مخلوق انتقام لینا چاہتی ہے اور انتقام کو پسند کرتی ہے۔ لیکن یااللہ! آپ انتقام لینے کے بجائے

معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں۔ فاعف عنی" پس مجھے بھی معاف فرمادیجئے۔ "اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمادے' اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے۔ ہم سب کو معاف فرمائے۔ حدیث میں ارشاد ہے: تخلقوا باخلاق اللہ "اللہ تعالیٰ کے اخلاق کو اپناؤ۔" اگر ہم اللہ سے معافی کے طالب ہیں تو لازم ہے کہ ہم بھی تمام لوگوں کو معاف کردیں۔ آج سے لوگوں کے تمام کھاتے بے باق کردیں۔

چار آدمی جن کی بخشش شب قدر میں بھی نہیں ہوتی

اب دوسری بات۔ حدیث شریف جو میں نے آپ کو سنائی۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ چار آدمیوں کی بخشش اس رات میں بھی نہیں فرماتے۔ رمضان المبارک میں جیسا کہ آپ نے سنا۔ ہر رات دس لاکھ ایسے آدمیوں کی بخشش کی جاتی ہے کہ جن پر جہنم واجب ہو چکی تھی' اور ان سے فرمادیا جاتا ہے کہ جاؤ آزاد کیا۔ اور رمضان المبارک کی آخری رات میں اتنے لوگوں کو معاف کیا جاتا ہے جتنے لوگوں کو کیم رمضان سے آخری رات تک معاف کیا گیا تھا۔ اللہ اکبر! اتنے لوگوں کو آزاد کیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک میں رحمت الٰہی کا گویا سیلاب ہے' جو بندوں کے گناہوں کو بہا کر لے جاتا ہے۔ لیکن چار آدمیوں کی بخشش رمضان المبارک کی عام راتوں میں تو کیا' شب قدر میں بھی نہیں ہوتی۔ بھئی ان سے بڑھ کر بد قسمت کون ہوگا۔ شب قدر میں جبکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے معافی کا عام اعلان کیا جارہا ہے۔ ان کی بخشش نہیں ہو رہی۔ وہ چار کون ہیں؟ ایک تو شراب کا عادی' ایسا بلانوش کہ جس نے شراب سے توبہ نہ کی ہو' اور اس گناہ سے توبہ کرنے کی اس کو توفیق نہ ہوئی ہو۔

ہمارے حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ کی ایک کرامت

ہمارے حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی نور اللہ مرقدہ کا جس دن انتقال ہوا ہم لوگ حضرت کے مکان پر جمع تھے۔ حضرتؒ کے صاحبزادے نے ایک قصہ سنایا' کہنے لگے کہ ایک شخص مطب میں آیا' مجھ سے کہنے لگا کہ ڈاکٹر صاحب ٹھیک ہیں؟ اس وقت حضرتؒ کی رہائش بھی اسی احاطے میں تھی جہاں پاپوش میں حضرتؒ کا مطب تھا' اور عصر کے بعد حضرتؒ کی مجلس لگتی تھی۔ میں نے کہا بیٹھے ہیں' مجلس لگی ہوئی ہے۔ مطب کا جو دروازہ احاطے کی طرف کھلتا تھا۔ اس نے وہ دروازہ کھولا اور دونوں کواڑ پکڑ کر کھڑا ہوا' کچھ دیر حضرتؒ کو دیکھتا رہا' اور واپس آکر دوبارہ بیٹھ گیا۔ کہنے لگا تم کو ایک قصہ سناتا ہوں۔ میں نہ ان کا شاگرد ہوں' نہ مرید اور میں نے ان کو کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔ مجھے شراب پینے کی عادت تھی' میری بیوی بچے دوست احباب سب نے اس کو چھڑانے کی ہر چند کوشش کی لیکن۔

چھٹتی نہیں یہ منہ سے یہ کافر لگی ہوئی

ایک شادی کی تقریب میں میں بھی مدعو تھا اور حضرت ڈاکٹر صاحب بھی وہاں تشریف لے گئے۔ میرے جانے سے پہلے حضرت وہاں بیٹھک میں تشریف فرما تھے' اور جس طرح اس وقت محفل گرم ہے اسی طرح لوگ حضرتؒ کے اردگرد جمع تھے' حضرت اپنے ملفوظات بیان فرمارہے تھے' میں دروازے میں داخل ہوا تو حضرتؒ اپنی بات چھوڑ کر میری طرف دیکھنے لگے' اور جب تک میں بیٹھ نہیں گیا برابر میری طرف دیکھتے رہے' جب میں بیٹھ گیا تو حضرتؒ نے پھر اپنی بات شروع کردی' وہ دن ہے اور آج کا دن' میں نے دوبارہ نہیں پی۔ ایک نظر کافی ہوگئی۔ یہ ہمارے حضرتؒ کی کرامت تھی' حضرتؒ کا شعر ہے۔

جسے پینا ہو آنکھوں سے وہ میری بزم میں آئے
مرا دل چشم مست ناز ساقی کا ہے میخانہ

حضرت کی ایک اور کرامت

ایک قصہ اور یاد آیا جو ایک بزرگ نے سنایا تھا' ستر (۷۰) سال کے بڑے میاں تھے' حضرت سے تعلق تھا' کسی لڑکی کو ٹیوشن پڑھانے لگے اور وہ بدبخت ان کے دل میں بیٹھ گئی۔ اب ستر کا بوڑھا ایک چھوکری کو دل دے بیٹھا۔

بوڑھوں سے بھی پردہ کیا جائے

بھئی! بڑے بوڑھوں سے بھی پردہ کرنا چاہئے' لوگ یوں سمجھتے ہیں کہ ضعیف العمر بابا جی ہیں' ان سے کیا پردہ؟ حالانکہ لوگ نہیں جانتے کہ پرانا سانپ زیادہ زہریلا ہوتا ہے۔ الغرض یہ بڑے صاحب تین چار مہینے پریشان رہے کہ کیا کروں' کسی کو کیسے بتاؤں؟ جب پریشانی حد سے سوا ہوئی تو آخر فیصلہ کرلیا کہ آج حضرت کی خدمت میں جاکر عرض کرتا ہوں۔ اس بلا سے نجات کی کوئی تدبیر بتلائیں گے' وہ صاحب کہتے ہیں کہ میں حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا چکر بتایا کہ حضرت کیا کروں آپ کوئی تدبیر بتلایئے۔ حضرت نے سن لیا جواب میں ایک لفظ نہیں فرمایا۔ بس سن لیا اور خاموش رہے۔ اس کے بعد دوسرے لوگ آگئے' حسب معمول حضرت کے ملفوظات شروع ہوئے' کافی دیر تک مجلس جاری رہی۔ جب میں حضرتؒ کی مجلس سے اٹھا تو دل بالکل صاف تھا۔ اس میں کوئی کوڑا کرکٹ باقی نہیں رہا تھا۔ یہ ہمارے حضرتؒ کی کرامت تھی۔

شراب خانہ خراب کی بربادیاں

شراب اتنی گندی چیز ہے کہ دل کو گندہ کردیتی ہے' جس طرح پیشاب نجاست غلیظہ ہے' اسی طرح شراب بھی نجاست غلیظہ ہے' لوگ اس سے تو گھن کرتے ہیں' مگر اس "شراب خانہ خراب" سے گھن نہیں کرتے' حالانکہ یہ ام الخبائث ہے' کہتے ہیں ایک بزرگ کسی بدمعاشوں کے ٹولے میں پھنس گیا تھا۔ اس کو مجبور کیا گیا کہ یہ بچہ ہے اس کو قتل کردو یا یہ عورت ہے اس کے ساتھ بدکاری کرو۔ یا کم سے کم درجہ میں یہ شراب ہے یہ پی لو' ورنہ تمہیں قتل کرتے ہیں۔ یہ پریشان ہوئے کہ یااللہ! جان بچانے کے لئے کیا صورت اختیار کروں؟ انہوں نے سوچا کہ ان تینوں کاموں میں شراب پینا سب سے ہلکا کام ہے

اور شریعت کا قاعدہ ہے کہ جو شخص دو برائیوں میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے پر مجبور کردیا جائے‘ اسے چاہئے کہ سب سے کم درجہ کی برائی کو اختیار کرے‘ یہ سوچ کر انہوں نے اس کو اختیار کرلیا۔ شراب بڑی تیز تھی‘ شراب پینے کے بعد مدہوش ہوگئے‘ مدہوشی کے عالم میں بچے کو بھی قتل کیا‘ زنا کا بھی ارتکاب کیا‘ تینوں کام مکمل ہوگئے‘ اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھیں‘ واقعی یہ ام الخبائث ہے‘ عقل و خرد اور ہوش و حواس کی دشمن ہے۔ تو جو لوگ کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ سے بخشش کے طالب ہوں وہ اس ام الخبائث سے توبہ کرلیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک دفعہ شراب پینے سے چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ (مشکوٰۃ شریف)

مغفرت مانگنے والوں کو توبہ لازم ہے؟

اور میں نے ابھی کہا کہ اس بزرگ نے سمجھا کہ یہ ہلکا کام ہے‘ قتل اور زنا اس سے بدتر کام ہیں‘ لہٰذا ہلکا کام کرلو۔ خود سوچ لو کہ جو لوگ شراب کے عادی ہیں‘ جب شب قدر میں ان کی بخشش نہیں ہوتی تو اس سے بڑے گناہوں میں جو لوگ مبتلا ہیں ان کی بخشش کیسے ہوگی۔ اس لئے بخشش مانگنے کے لئے شرط ہے کہ ہم تمام گناہوں سے توبہ کرلیں جن کو ہم جانتے ہیں ان سے بھی اور جن کو ہم نہیں جانتے ان سے بھی‘ اور جو اعلانیہ کرتے ہیں ان سے بھی‘ اور جو چھپ کر کرتے ہیں ان سے بھی۔ اس لئے کہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے یہ شخص اللہ کی لعنت کا مستحق ہے‘ لعنت اور رحمت دونوں جمع نہیں ہوسکتیں۔ جب تک کہ آدمی توبہ نہ کرلے رحمت خداوندی کا مستحق نہیں ہوسکتا۔ اللہ کی رحمت کا مستحق اسی وقت ہوسکتا ہے جبکہ آدمی کبیرہ گناہ سے توبہ کرلے‘ تاکہ لعنت اس کا پیچھا چھوڑ دے اور رحمت خداوندی اس کی طرف متوجہ ہو۔

●●

گستاخ رسول کی سزا

محمود قمر فرید

بخاری و مسلم میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ کعب بن اشرف کو مار ڈالے۔ بے شک اس نے بہت رنج دیا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو۔

فائدہ: کعب بن اشرف یہودیوں کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحابؓ کی ہجو کرتا تھا۔ کافروں کو حضور ﷺ کے ساتھ لڑنے کے واسطے شوق دلاتا تھا اس واسطے حضور ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن مسلمہؓ اور چند اصحابؓ اس کے قلعے میں جو مدینے کے پاس تھا گئے اور اس کو دم دے کر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہؓ نے اس کا سر کاٹ کر حضور ﷺ کے پاس لا ڈالا حضور ﷺ بہت خوش ہوئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کو برا کہے اس کا قتل کرنا واجب ہے۔

اسی طرح حضور ﷺ کے وقت میں اور بھی واقعات موجود ہیں۔

ایک نابینا صحابیؓ کا واقعہ ہے کہ اس کی والدہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرتی تھی اور اس نے اپنی والدہ کو قتل کر ڈالا اور جب حضور ﷺ کو اس خبر کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے اس قتل کو حق فرمایا۔

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے علمائے کرام نے جب اسمبلی میں گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل کرنے کا بل پیش کیا تو اس کو پاس نہ کرنے کے لئے ایسے بیانات دیئے گئے تھے جن کو سن کر حضرت عمرؓ کا یہ فرمان یاد آتا ہے کہ جب وہ کسی قول و فعل کو اسلام کے خلاف دیکھتے تو حضور ﷺ سے اجازت طلب فرماتے کہ اگر اجازت ہو تو اس منافق کی گردن اڑا دوں۔

ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اس ملک کو بھی اسلامی ملک کہتے ہیں اور اس کے نمائندے بھی مسلمان منتخب کرتے ہیں مگر یہ بات سمجھ سے باہر ہے کہ پھر اس ملک کا آئین قرآن و سنت کے مطابق کیوں نہیں۔ بلکہ ہم کو مختلف بلوں کی صورت میں اسلامی شریعت اور بھی اسلامی قوانین کی درخواست دینی پڑتی ہے یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اسلام کے محتاج نہیں بلکہ اسلام ہمارا محتاج ہے۔

جبکہ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ ہم جو بھی نیک عمل کریں گے اس کا نفع خود ہمارے ہی نفس کو ہے اسی طرح برائی کا بدلہ بھی برا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تو بے نیاز ہے چاہے تمام لوگ فرمانبردار ہوجائیں چاہے نافرمان ہوجائیں۔

آج کے دور میں باطل قوتیں اور خود اسلامی ممالک میں دہریئے لوگ جو نام کے مسلمان ہیں اسلام کی مخالفت کرتے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ یہ دہریئے لوگ کفر کی باتیں کرتے ہیں اور اس کو اسلام میں جائز کہتے ہیں۔ یعنی کفر کو اسلام کہتے ہیں اور ہم مردار جسم کی طرح پڑے یہ سب کچھ دیکھ اور سن رہے ہیں۔

آج اگر کوئی ہمارے والدین کو گالی دے تو ہم مارنے مرنے پر تیار ہوجاتے ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ کی محبت والدین اور تمام چیزوں سے بڑھ کر ہونا کامل مومن ہونے کے لئے ضروری ہے۔ مگر ہماری حالت یہ ہے کہ کوئی ہمارے نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والوں کی شان میں گستاخی کرتا ہے اور ہم زبانی برا بھلا کہہ کر بیٹھ جاتے ہیں نہ ان سے جہاد کرتے ہیں اور نہ ہی ان سے تعلقات ختم کرتے ہیں۔

ایک طرف تو ہماری یہ حالت ہے اور دوسری طرف کفار مسلمانوں کی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر ہماری مقدس ہستیوں کی گستاخی کو آزادی اظہار رائے کا نام دیتے ہیں۔

○

جسٹس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

اعتکاف کا ٹوٹ جانا

مندرجہ ذیل چیزوں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے:۔

۱۔ جن ضروریات کا پیچھے ذکر کیا گیا ہے' ان کے سوا کسی بھی مقصد سے اگر کوئی معتکف حدود مسجد سے باہر نکل جائے' خواہ یہ باہر نکلنا ایک ہی لمحے کے لئے ہو' تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ (ہدایہ)

واضح رہے کہ مسجد سے نکلنا اس وقت کہا جائے گا جب پاؤں مسجد سے اس طرح باہر نکل جائیں کہ اسے عرفاً" مسجد سے نکلنا کہا جاسکے' لہٰذا اگر صرف سر مسجد سے باہر نکال دیا تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔ والمراد بالخروج انفصال قدمیہا (بحر ج ۲ ص ۳۲۶)

۲۔ اسی طرح اگر کوئی معتکف شرعی ضرورت سے باہر نکلے' لیکن ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد ایک لمحے کے لئے بھی باہر ٹھہر جائے تو اس سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ (شامی)

۳۔ بلا ضرورت شرعی مسجد سے باہر نکلنا خواہ جان بوجھ کر ہو' یا بھول کر' یا غلطی سے' بہر صورت اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ اگر بھول کر یا غلطی سے باہر نکلا ہے تو اس سے اعتکاف توڑنے کا گناہ نہیں ہوگا۔ (شامی)

۴۔ کوئی شخص احاطہ مسجد کے کسی حصے کو مسجد سمجھ کر اس میں چلا گیا' حالانکہ درحقیقت وہ حصہ مسجد میں شامل نہیں تھا' تو اس سے بھی اعتکاف ٹوٹ گیا۔ اسی لئے شروع میں عرض کیا گیا ہے کہ اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے حدود مسجد اچھی طرح معلوم کر لینی چاہئیں۔

۵۔ اعتکاف کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے' اس لئے روزہ توڑ دینے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے' خواہ یہ روزہ کسی عذر سے توڑا ہو' یا بلاعذر' جان بوجھ کر توڑا ہو یا غلطی سے ٹوٹا ہو' ہر صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ غلطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو یاد تھا' لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا جو روزے کے منافی تھا' مثلاً" صبح صادق طلوع ہونے کے بعد تک کھاتا ہے' یا غروب آفتاب سے پہلے یہ سمجھ کر روزہ افطار کر لیا کہ افطار کا وقت ہو چکا ہے' یا روزہ یاد ہونے کے باوجود کلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق میں چلا گیا تو ان تمام صورتوں میں روزہ بھی جاتا رہا اور اعتکاف بھی ٹوٹ گیا۔

لیکن اگر روزہ ہی یاد نہ رہا' اور بھول کر کچھ کھا پی لیا تو اس سے روزہ بھی نہیں ٹوٹا اور اعتکاف بھی فاسد نہیں ہوا۔ (درمختار و شامی ج ۲ ص ۱۳۶)

۶۔ جماع کرنے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے خواہ یہ جماع جان بوجھ کر کرے یا سہواً" دن میں کرے یا رات میں' مسجد میں کرے یا مسجد سے باہر' اس سے انزال ہو یا نہ ہو' ہر صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ (ہدایہ)

۷۔ بوس و کنار اعتکاف کی حالت میں ناجائز ہے' اور اگر اس سے انزال ہو جائے تو اس سے اعتکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے' لیکن اگر انزال نہ ہو تو ناجائز ہونے کے باوجود اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔ (ہدایہ)

کن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے؟

مندرجہ ذیل صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے:۔

۱۔ اعتکاف کے دوران کوئی ایسی بیماری پیدا ہو گئی جس کا علاج مسجد سے باہر نکلے بغیر ممکن نہیں تو اعتکاف توڑنا جائز ہے۔ (شامی)

۲۔ کسی ڈوبتے یا جلتے ہوئے آدمی کو بچانے یا آگ بجھانے کے لئے بھی اعتکاف توڑ کر باہر نکل آنا جائز ہے۔ (ایضاً")

۳۔ ماں باپ یا بیوی بچوں میں سے کسی کی سخت بیماری کی وجہ سے بھی اعتکاف توڑنا جائز ہے۔

۴۔ کوئی شخص زبردستی باہر نکال کر لے جائے مثلاً" حکومت کی طرف سے گرفتاری کا وارنٹ آجائے تو بھی اعتکاف توڑنا جائز ہے۔ (شامی)

۵۔ اگر کوئی جنازہ آجائے اور نماز پڑھنے والا کوئی اور نہ ہو تب بھی اعتکاف توڑنا جائز ہے۔

(فتح القدیر ص ۱۱۰ ج ۲)

ان تمام صورتوں میں باہر نکلنے سے گناہ تو نہیں ہوگا' لیکن اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(البحرالرائق ص ۳۲۶ ج ۲)

اعتکاف ٹوٹنے کا حکم

۱۔ مذکورہ بالا وجوہ میں سے جس وجہ سے بھی اعتکاف مسنون ٹوٹا ہو' اس کا حکم یہ ہے کہ جس دن میں اعتکاف ٹوٹا ہے صرف اس دن کی قضا واجب ہوگی' پورے دس دن کی قضا واجب نہیں (شامی) اور اس ایک دن کی قضا کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اسی رمضان میں وقت باقی ہو تو اسی رمضان میں کسی دن غروب آفتاب سے اگلے دن غروب آفتاب تک قضا کی نیت سے اعتکاف کر لیں' اور اگر اس رمضان میں وقت باقی نہ ہو یا کسی وجہ سے اس میں اعتکاف ممکن نہ ہو تو رمضان کے علاوہ کسی بھی دن روزہ رکھ کر ایک دن کے لئے اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔ اور

اگلے رمضان میں قضا کرے تو بھی قضا صحیح ہو جائے گی لیکن زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں۔ اس لئے جلد از جلد قضا کرنی چاہئے۔

۲۔ اعتکاف مسنون ٹوٹ جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلنا ضروری نہیں بلکہ عشرہ اخیرہ کے باقی ماندہ ایام میں نفل کی نیت سے اعتکاف جاری رکھا جاسکتا ہے' اس طرح سنت موکدہ تو ادا نہیں ہوگی' لیکن نفلی اعتکاف کا ثواب ملے گا' اور اگر اعتکاف کسی غیر اختیاری بھول چوک کی وجہ سے ٹوٹا ہے تو عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ عشرہ اخیرہ کے مسنون اعتکاف کا ثواب بھی اپنی رحمت سے عطا فرمادیں۔ اس لئے اعتکاف ٹوٹنے کی صورت میں بہتر یہی ہے کہ عشرہ اخیرہ ختم ہونے تک اعتکاف جاری رکھیں' لیکن اگر کوئی شخص اس کے بعد اعتکاف جاری نہ رکھے تو یہ بھی جائز ہے' اور یہ بھی جائز ہے کہ جس دن کا اعتکاف ٹوٹا ہے اس دن باہر چلا جائے اور اگلے دن سے بہ نیت نفل پھر اعتکاف شروع کردے۔

۳۔ ایک دن کے اعتکاف کی قضا کا طریقہ اگرچہ فقہاءؒ نے صاف صاف نہیں لکھا' لیکن قواعد سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اگر اعتکاف دن میں ٹوٹا ہو تو صرف دن دن کی واجب ہوگی یعنی قضا کے لئے صبح صادق سے پہلے داخل ہو' روزہ رکھے' اور اسی روز شام کو غروب آفتاب کے وقت نکل آئے' اور اگر اعتکاف رات کو ٹوٹا ہے تو رات اور دن دونوں کی قضا کرے' یعنی شام کو غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو' رات بھر وہاں رہے' روزہ رکھے' اور اگلے دن غروب آفتاب کے بعد مسجد سے باہر نکلے۔
(کیونکہ یہ اعتکاف واجب ہے اور اعتکاف منذور کا حکم یہی ہے)

آداب اعتکاف

اعتکاف کا مقصد چونکہ یہ ہے کہ انسان دوسرے تمام مشاغل سے کنارہ کش ہو کر اللہ تعالیٰ ہی کی یاد کی طرف اپنے آپ کو لگائے' اس لئے اعتکاف کے دوران غیر ضروری کاموں اور باتوں سے بچنا چاہئے' اور جس قدر وقت ملے نوافل پڑھنے' تلاوت قرآن اور دوسری عبادتوں اور اذکار و تسبیحات میں وقت گزارنا چاہئے۔ نیز علم دین کے پڑھنے پڑھانے' وعظ و نصیحت کرنے اور دینی کتابوں کے پڑھنے میں بھی نہ صرف یہ کہ کوئی حرج نہیں' بلکہ موجب ثواب ہے۔

مباحات اعتکاف

اعتکاف کی حالت میں مندرجہ ذیل کام بلاکراہت جائز ہیں:۔

۱۔ کھانا پینا

۲۔ سونا

۳۔ ضروری خرید و فروخت کرنا بشرطیکہ سودا مسجد میں نہ لایا جائے' اور خرید و فروخت ضروریات زندگی کے لئے ہو۔ لیکن مسجد کو باقاعدہ تجارت گاہ بنانا جائز نہیں۔ (قاضی خاں)

۴۔ حجامت کرانا (لیکن بال مسجد میں نہ گریں)

۵۔ بات چیت کرنا (لیکن فضول گوئی سے پرہیز ضروری ہے (شامی)

۶۔ نکاح یا کوئی اور عقد کرنا (بحر ص ۳۲۶ ج ۲)

۷۔ کپڑے بدلنا' خوشبو لگانا' سر میں تیل لگانا (خلاصۃ الفتاویٰ ص ۲۶۹ ج ۱)

۸۔ مسجد میں کسی مریض کا معائنہ کرنا اور نسخہ لکھنا یا دوا بتادینا (فتاویٰ دارالعلوم جدید ص ۵۰۱ ج ۶)

۹۔ قرآن کریم یا دینی علوم کی تعلیم دینا۔ (شامی ص ۱۸۵ ج ۲)

۱۰۔ کپڑے دھونا اور کپڑے سینا (مصنف ابن ابی شیبہ عن عطاء ص ۹۳ ج ۳) البتہ کپڑے دھوتے وقت پانی مسجد سے باہر گرے اور خود مسجد میں رہیں۔ یہی حکم برتن دھونے کا بھی ہے۔

۱۱۔ ضرورت کے وقت مسجد میں ریح خارج کرنا۔ (شامی)

نیز جتنے اعمال اعتکاف کے لئے مفسد یا مکروہ نہیں ہیں اور فی نفسہ بھی حلال ہیں وہ سب اعتکاف کی حالت میں جائز ہیں۔

مکروہات اعتکاف

اعتکاف کی حالت میں مندرجہ ذیل امور مکروہ ہیں:۔

۱۔ بالکل خاموشی اختیار کرنا۔ کیونکہ شریعت میں بالکل خاموش رہنا کوئی عبادت نہیں' اگر خاموشی کو عبادت سمجھ کر کرے گا تو بدعت کا گناہ ہوگا' البتہ اگر اس کو عبادت نہیں سمجھے' لیکن گناہ سے اجتناب کی خاطر حتی الامکان خاموشی کا اہتمام کرے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے (درمختار) البتہ جہاں ضرورت ہو وہاں بولنے سے پرہیز نہ کرنا چاہئے۔

۲۔ فضول اور بلا ضرورت باتیں کرنا بھی مکروہ ہے' ضرورت کے مطابق تھوڑی بہت گفتگو تو جائز ہے لیکن مسجد کو فضول گوئی کی جگہ بنانے سے احتراز لازم ہے۔ (منحۃ الخالق)

۳۔ سامان تجارت مسجد میں لاکر بیچنا بھی مکروہ ہے۔

۴۔ اعتکاف کے لئے مسجد کی اتنی جگہ گھیر لینا جس سے دوسرے معتکفین یا نمازیوں کو تکلیف پہنچے۔

۵۔ اجرت پر کتابت کرنا یا کپڑے سینا یا تعلیم دینا بھی معتکف کے لئے فقہاء نے مکروہ لکھا ہے۔ (بحر ص ۳۲۷ ج ۲) البتہ جو شخص اس کے بغیر ایام اعتکاف کی روزی بھی کما نہ سکتا ہو۔ اس کے لئے بیع پر قیاس کرکے گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

عورتوں کا اعتکاف

۱۔ اعتکاف کی فضیلت صرف مردوں کے لئے خاص نہیں' بلکہ عورتیں بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں' لیکن عورتوں کو مسجد میں اعتکاف کرنا نہیں چاہئے۔ بلکہ ان کا اعتکاف گھر ہی میں ہوسکتا ہے' اور وہ اس طرح کہ گھر میں جو جگہ نماز پڑھنے اور عبادت کے لئے بنائی ہوئی ہو' اسی جگہ اعتکاف میں بیٹھ جائیں' اور اگر پہلے سے گھر میں ایسی کوئی جگہ مخصوص نہ ہو تو اعتکاف سے پہلے ایسی کوئی جگہ بنالیں' اور اس میں اعتکاف کرلیں۔ (شامی)

۲۔ اگر گھر میں نماز کے لئے کوئی مستقل جگہ بنی ہوئی نہ ہو' اور کسی وجہ سے ایسی جگہ مستقل طور

سے ہٹانا بھی ممکن نہ ہو' تو گھر کے کسی بھی حصے کو عارضی طور پر اعتکاف کے لئے مخصوص کرکے وہاں عورت اعتکاف کرسکتی ہے (عالمگیریہ ص ۲۱۱ ج ۱)

۳۔ اگر عورت شادی شدہ ہو تو اعتکاف کے لئے شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے' شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کے لئے اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے (شامی) لیکن شوہروں کو چاہئے کہ وہ بلاوجہ عورتوں کو اعتکاف سے محروم نہ کریں' بلکہ اجازت دے دیا کریں۔

۴۔ اگر عورت نے شوہر کی اجازت سے اعتکاف شروع کردیا' بعد میں شوہر منع کرنا چاہے تو اب منع نہیں کرسکتا' اور اگر منع کرے گا تو بیوی کے ذمہ اس کی تعمیل واجب نہیں (عالم گیریہ ص ۲۱۱ ج ۱)

۵۔ عورت کے اعتکاف کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حیض (ایام ماہواری) اور نفاس سے پاک ہو۔

۶۔ لہٰذا عورت کو اعتکاف مسنون شروع کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہئے کہ ان دنوں میں اس کی ماہواری کی تاریخیں آنے والی تو نہیں ہیں' اگر تاریخیں رمضان کے آخری عشرے میں آنے والی ہوں تو مسنون اعتکاف نہ کرے' ہاں تاریخیں شروع ہونے سے پہلے پہلے تک نفلی اعتکاف کرسکتی ہے۔

۷۔ اگر کسی عورت نے اعتکاف شروع کردیا' پھر اعتکاف کے دوران ماہواری شروع ہوگئی تو اس پر واجب ہے کہ ماہواری شروع ہوتے ہی فوراً اعتکاف چھوڑ دے' اس صورت میں جس دن اعتکاف چھوڑا ہے' صرف اس دن کی قضا اس کے ذمے واجب ہوگی' جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہواری سے پاک ہونے کے بعد کسی دن روزہ رکھ کر اعتکاف کرلے' اگر رمضان کے دن باقی ہوں تو رمضان میں قضا کرسکتی ہے' اس صورت میں رمضان کا روزہ ہی کافی ہوجائے گا۔ لیکن اگر پاک ہونے پر رمضان ختم ہوجائے تو رمضان کے بعد کسی دن خاص طور پر اعتکاف ہی کے لئے روزہ رکھ کر ایک دن اعتکاف کی قضا کرلے۔ (حاشیہ بہشتی زیور ص ۱۶ ج ۳)

۸۔ عورت نے گھر کی جس جگہ اعتکاف کیا ہو وہ اس کے لئے اعتکاف کے دوران مسجد کے حکم میں ہے' وہاں سے شرعی ضرورت کے بغیر ہٹنا جائز نہیں' وہاں سے اٹھ کر گھر کے کسی اور حصے میں بھی نہیں جاسکتی۔ اگر جائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

۹۔ عورت کے لئے بھی اعتکاف کی جگہ سے ہٹنے کے وہی احکام ہیں جو مردوں کے ہیں' جن ضروریات کی وجہ سے مردوں کے لئے مسجد سے نکلنا جائز ہے' ان ضروریات کے لئے عورتوں کو بھی اپنی اعتکاف کی جگہ سے ہٹنا جائز ہے' اور جن کاموں کے لئے مردوں کو مسجد سے نکلنا جائز نہیں' ان کے لئے عورتوں کو بھی اپنی جگہ سے ہٹنا جائز نہیں۔ اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے ان تمام مسائل کو اچھی طرح سمجھ لیں جو "اعتکاف مسنون" کے عنوان کے تحت پیچھے بیان کئے گئے ہیں۔

۱۰۔ عورتیں اعتکاف کے دوران اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے سینے پرونے کا کام کرسکتی ہیں' گھر کے کاموں کے لئے دوسروں کو ہدایات بھی دے سکتی ہیں' مگر خود اٹھ کر نہ جائیں۔ نیز بہتر یہ ہے کہ اعتکاف کے دوران ساری توجہ تلاوت' ذکر' تسبیحات اور عبادات کی طرف رہے' دوسرے کاموں میں زیادہ وقت صرف نہ کریں۔

O

بقیہ:
گھناؤنی سازش

(بیان القرآن ص ۱۴۲)

ہم یہاں انہیں چند نمونوں پر اکتفا کرتے ہیں' ورنہ یہ تفسیر جن تین ضخیم جلدوں میں انہیں نوادر تفسیر سے بھری ہوئی ہے۔

اس جگہ سلیم الفطرت انسان کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا صحابہ کرامؓ جو قرآن مجید کے مخاطب اول تھے اور قرآن ان کی زبان میں نازل ہوا تھا اور صحبت نبوی سے انہوں نے قرآن مجید کا صحیح فہم حاصل کیا تھا۔ ان آیات کے یہی معانی سمجھتے تھے۔ (جو مولوی محمد علی لاہوری اپنی تفسیر بیان القرآن میں بیان کئے ہیں) اور اسی طرح کیا تابعین اور ان کے بعد اہل زبان اور علماء مفسرین میں سے کسی نے ان آیات اور الفاظ کے یہ معنی سمجھے؟

اثبات میں تو اس کا جواب دینا مشکل ہے اس لئے کہ متقدمین کا تفسیری ذخیرہ ہمارے سامنے ہے۔ ان میں کہیں اس کا وجود نہیں اور خود اس زمانہ کے اہل عربیت اور ادباء کا ذہن بھی ان معانی کی طرف منتقل نہیں ہوسکتا۔ پھر اگر واقعہ یہ ہے کہ نزول قرآن کے تیرہ سو برس بعد ایک عجمی کے ذہن میں پہلی مرتبہ ان آیات والفاظ کے یہ معنی آئے ہیں۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ قرآن مجید کی آیات تیرہ سو برس تک معما بنی رہیں اور اس کی ہدایت تیرہ سو برس کے بعد شروع ہوئی۔ الفاظ کے ظاہری اور کثیر الاستعمال معنی عربیت کے اصول و قواعد' قرآن کے مخاطبین اولین کے فہم' آیات کے سیاق و سباق اور احادیث صحیحہ سے صرف نظر کرکے قرآن مجید کی تفسیر کرنا' قرآن مجید کی تحریف معنوی اور تلاعب بالقرآن (قرآن کو کھیل بنالینا ہے) جو الحاد کا دروازہ کھولتا ہے اور کلام الٰہی کو تختہ مشق اور بازیچہ اطفال الفاظ بنادیتا ہے۔ اور امت کے بہترین افراد اور بہترین زمانہ کے نافہمی اور جہالت کا ثبوت ہے۔

مرزا غلام احمد نے سرسید کی تفسیر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا (مولوی محمد علی لاہوری کی تفسیر بیان القرآن پر بھی اس سے بہتر تبصرہ ممکن نہیں)

جو تاویلیں قرآن کریم کی نہ خدائے تعالیٰ کے علم تھیں نہ اس کے رسول کے علم میں نہ صحابہ کے علم میں نہ اولیا اور قطبوں اور غوثوں اور ابدال کے علم میں اور نہ ان پر دلالت النص نہ اشارۃ النص وہ سید صاحب کو سوجھیں۔

(دافع الوساوس مقدمہ حقیقت اسلام)

(روحانی خزائن ج ۵ ص ۲۲۷)

خالد محمود' دار العلوم کراچی

انسانی حقوق

عیسائی حضرات کے لئے لمحہ فکریہ

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جہاں جہاں انبیاء علیہم السلام کو گمراہ اقوام کو "صراط مستقیم" کی طرف بلانے کے لیے بھیجا' ان انبیاء کرام کی حیثیت ان گمراہ اقوام کے لیے "روحانی باپوں" کی رہی اور ان انبیاء کرام کو جو شریعت عطا ہوئی اس کی حیثیت "روحانی ماں" کی رہی ہے' اور اسی روحانیت کی بنا پر انسان کو "معبود حقیقی" (اللہ تعالیٰ) کی پہچان نصیب ہوئی' لہٰذا معلوم ہوا کہ "خونی رشتے" سے اہم روحانی رشتہ ہے۔

اسی حقیقی پہچان کے سلسلے میں "دین اسلام" کا یہ اصول ہے کہ جہاں اول طور پر اللہ تعالیٰ کی "واحدانیت" کا اقرار انتہائی ضروری ہے' وہاں ہی یوم آخرت پر ایمان' فرشتوں پر ایمان' مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان' تمام آسمانی کتب پر ایمان' اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم الانبیاء آنحضرت ﷺ تک تمام انبیاء پر ایمان لانا "اصل بنیاد" اور مکمل ایمان ہے۔

ایمانیات کے ان اصولوں میں سے کسی ایک کا بھی انکار ایک مسلمان کے لیے دائرہ اسلام سے اخراج کے لئے کافی ہے' نیز اسی اصول کی روشنی میں اگر کوئی مسلمان ایمانیات کے تمام حصوں کا اقرار کرے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرے یا ان پر ایمان لانے کو ضروری خیال نہ کرے' یا عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی بھی اور نبی و رسول کا انکار کرے تو ایسا شخص قرآن و حدیث کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج ہے'

اور یہ کیسی بہترین اور اصولی بات ہے کہ جن انبیاء علیہم السلام سے انسانوں کا روحانی رشتہ ہے ان کے احترام و آداب کے لیے یہ ضروری ہے' کہ ان پر ایمان لاتے ہوئے ان سے سچی محبت قائم کی جائے۔

کیونکہ انبیاء علیہم السلام تمام انسانوں سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کے خاص اور مقرب بندے ہونے کے ساتھ ساتھ تمام قسم کے عیوب سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں۔

نیز ان کا ہر عمل بھلائی اور اللہ تعالیٰ کے خاص احکامات کے ساتھ منسلک ہوتا ہے' اور ان کے اعمال سے نکلنے والی روشنی انسانوں کی ہدایت اور آخرت کی ابدی فلاح و بہبود کا سامان ہوتی ہے' لہٰذا ان کی خاص عظمت اور خاص شان کی بنا پر ان کا انکار یا ان کی توہین و تنقیص انسان کو ایمان کی روشنی سے گرا کر بے ایمانی اور گمراہی کی تاریک کھائیوں میں پھینک دیتی ہے۔

دوسری جانب قرآن مجید فرقان حمید اور بائبل میں جن انبیاء کرام کا تذکرہ مشترکہ طور پر ملتا ہے اس میں عیسائیت نے انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت کی وہ عامیانہ اور سوقیانہ تصویر کشی کی ہے کہ عام انسانوں کی معاشرتی اور گھریلو زندگی ان کی سیرت کے مقام سے کہیں اونچی نظر آنے لگتی ہے۔

مثلاً" حضرت لوط علیہ السلام' حضرت نوح علیہ السلام' حضرت داؤد علیہ السلام' حضرت سلیمان علیہ السلام اور دیگر عظیم انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں بائبل مقدس ہمیں یہ اطلاع دیتی ہے کہ یہ انبیاء کرام جھوٹ بولتے تھے' شراب پیتے تھے' بت پرستی کرتے تھے' بیگانہ عورتوں پر عاشق ہوتے تھے' اور تو اور اپنی بہو بیٹیوں سے زنا تک کر لیا کرتے تھے' (معاذ اللہ) "نقل کفر کفر نباشد" عیسائیت کے عقیدہ کفارہ کو سامنے رکھ کر اوپر مذکور انبیاء علیہم السلام کا مقام حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک نہیں آسکتا' کیونکہ اول تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام عیسائی حضرات کے عقیدہ کے مطابق معبود ہیں' دوسرا یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عیسائی روایات کے تحت انسان کے "موروثی گناہ" کے لئے جو "صلیبی کفارہ دے" گئے ہیں' جو عیسائیت کی بنیاد اور جڑ ہے' جس پر ــــــ کی صورت میں ایمان لاتے ہوئے بعد موت انسان ہمیشہ ہمیشہ کی ابدی زندگی (جنت) پائے گا' مگر مقام افسوس اور حیرت ہے کہ اس صلیبی کفارہ کی بنا پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے عظیم پیغمبر کو بائبل مقدس "لعنتی" قرار دیتی ہے' لہٰذا پولس رسول گلیتوں کے نام اپنے خط میں لکھتا ہے'

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے "نقل کفر کفر نباشد" (گلیتوں باب ۳ آیت ۱۳)

لیکن دوسری جانب نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید فرقان حمید کی سورہ فاتحہ سے لے کر والناس تک مطالعہ کرنے والے چاہے وہ مسلمان ہوں' یا عیسائی یہ بات خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ قرآن مجید اول طور پر درس توحید کا سبق دیتے ہوئے تمام انبیاء کرام کے فضائل

ومناقب سے بھرا ہوا ہے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی خصوصیت کے ساتھ شامل ہیں۔

اب یہاں میں اپنے عیسائی دوستوں سے بحیثیت نو مسلم یہ سوال کرتا ہوں‘ وہ یہ کہ بائبل اور قرآن مجید میں جن انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ مشترکہ طور پر پایا جاتا ہے‘ ان میں تمام انبیاء علیہم السلام کی عزت ناموس اور عظمت کو سامنے رکھتے ہوئے‘ دین اسلام نے ان انبیاء کرام پر ایمان لانا اور ان سے روحانی محبت رکھنا ایمان کی شرط قرار دیا ہے‘ جن میں عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔

تو پھر کیا وجہ ہے؟ کہ عیسائی حضرات آقاو دو جہاں نبی کریم ﷺ کی سیرت پر‘ آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین پر‘ ازواج مطہرات پر‘ حقائق سے پردہ پوشی کرتے ہوئے کیچڑ اچھالتے ہیں‘

کیا انصاف کے معیار پر کوئی اہل دانش یہ بات قبول کرے گا؟ ہرگز نہیں‘ اسے صرف اور صرف ہٹ دھرمی اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا ہی کہا جائے گا‘

اس ضمن میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہوئے خود کو "مسیح موعود" ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی تھی‘ تو یہ علماء اہل اسلام ہی تھے جنھوں نے نہ صرف عملی طور پر ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے جہاد کیا‘ بلکہ تقریری اور تحریری طور پر عیسیٰ علیہ السلام کی عزت و ناموس کا دفاع کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے حواریوں کو دنیا کے سامنے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ذلیل و خوار کردیا‘ اور پاکستان میں ان کے باطل عقائد کی بناء پر انہی علماء اہل اسلام کی کوششوں سے ان کو کافر قرار دے دیا گیا‘

کیا یہ باتیں عیسیٰ علیہ السلام سے مسلمانوں کی روحانی محبت کی کھلی دلیل نہیں ہے؟

لہٰذا کیا وجہ ہے کہ عیسائی حضرات دین اسلام کو بدنام کرنے اور آقاو دو جہاں ﷺ کی ذات اقدس پر کیچڑ اچھالنے سے کیوں باز نہیں آتے‘

اور جب اہل اسلام آقاو دو جہاں ﷺ کی ذات اقدس اور دین اسلام کی بھیانک تصویر کشی کرنے والے متعصب عیسائیوں کے خلاف قانونی کاروائی کرنے لگتے ہیں‘ تو پوری عیسائی دنیا مسلمانوں کے خلاف سراپا احتجاج بن جاتی ہے جلسے کیے جاتے ہیں‘ جلوس نکالے جاتے ہیں‘ انسانی حقوق کے نام پر اپنی بے بسی کا نمائشی رونا رویا جاتا ہے‘ حتیٰ کہ مغربی سیاست تک اقلیتی تحفظ اور مسئلہ کی تحقیق کے نام سے مسلمانوں کی قانونی چاراجوئی روکنے کے لئے کود پڑتی ہے۔

اور انسانی حقوق کی تنظیمیں ایڑی چوٹی کا زور لگاتی ہیں‘ تاکہ ایسے تمام قوانین ختم کردیے جائیں‘ جو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا تحفظ کرنے کے ساتھ ساتھ آقا دوجہان نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر کیچڑ اچھالنے والوں کے لیے بنائے گئے ہیں‘

مگر میں سوال کرتا ہوں عیسائی حضرات سے اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے کہ کیا؟ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانا‘ اور آقا دو جہان نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی انسانی حقوق کی سخت ترین خلاف ورزی نہیں؟ اس سے بڑھ کر انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور کیا ہوسکتی ہے کہ جو عظیم ہستی (ﷺ) تمام دنیا کے انسانوں کی عزت اور جان و مال کی حفاظت اور تحفظ کے حقوق اور قوانین لائی‘ آج اسی عظیم ہستی کے حقوق پامال کیے جارہے ہیں‘ نیز کیا عیسائی حضرات اس بات کو نہیں سوچتے کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات پر حملہ اور نبی کریم ﷺ کی توہین و تنقیص‘ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان کسی بڑے مذہبی خلفشار کا موجب بن سکتی ہے‘

کیونکہ ایک مسلمان کبھی بھی یہ بات برداشت نہیں کرے گا کہ پاکستان میں عیسائیت کو اقلیتی اعتبار سے مکمل مذہبی آزادی اور تحفظ حاصل ہو اور اس کے باوجود عیسائیت مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا خیال نہ کرے‘

لہٰذا کسی بڑی مذہبی آگ کو ہوا دینے والے متعصب عیسائی عناصر کے خلاف قانون کاروائی ہم مسلمانوں کا بھرپور جائز حق ہے

اور اس سلسلے میں امن پسند عیسائی حضرات کو بھی مسلمانوں کی حمایت میں آواز بلند کرنی چاہیے‘ تاکہ آئندہ کے لئے اس قسم کے شرپسند لوگوں کا مکمل طور پر خاتمہ کیا جاسکے‘ اور یہ بات عین انسانی حقوق کے مطابق ہے۔ وما علینا الا البلاغ

بقیہ: تین بہاریں

۱۔۔۔ قرض۔ ۲۔۔۔ فرض۔ ۳۔۔۔ مرض

تین چیزیں دل کے خلوص کے ساتھ کرو۔

۱۔۔۔ دعا۔ ۲۔۔۔ رحم۔ ۳۔۔۔ کرم

انتظار نہ کرنے والی تین چیزیں۔

تین چیزیں کسی کا انتظار نہیں کرتیں۔

۱۔۔۔ موت۔ ۲۔۔۔ وقت۔ ۳۔۔۔ گاہک

تین جدا ہونے والی چیزیں

تین چیزیں ہر ایک کی جدا ہوتی ہیں۔

۱۔۔۔ صورت۔ ۲۔۔۔ سیرت۔ ۳۔۔۔ قسمت۔

پردہ کی تین چیزیں

تین چیزیں پردہ چاہتی ہیں۔

۱۔۔۔ دولت۔ ۲۔۔۔ عورت۔ ۳۔۔۔ کھانا

ذلیل کرنے والی تین چیزیں۔

تین چیزیں انسان کو ذلیل کرتی ہیں

۱۔۔۔ چوری۔ ۲۔۔۔ جھوٹ۔ ۳۔۔۔ چغل خوری

گم نہ ہونے والی تین چیزیں

تین چیزیں ایسی ہیں کہ کوئی دوسرا چرا نہیں سکتا۔

۱۔۔۔ علم۔ ۲۔۔۔ ہنر۔ ۳۔۔۔ عقل

قسط نمبر۳

محمد یعقوب خان ی۔ دارالافتاء ختم نبوت کراچی

قادیانیت اسلام کے مقابل گھناؤنی سازش

قادیانیوں کا لاہوری گروہ

۳...... قرآن مجید نے حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ قول بار بار دہرایا ہے:

انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ (سورۃ آل عمران ع۶)

کہ میں بطور معجزہ اور ثبوت نبوت کے تمہارے سامنے مٹی کے جانور بناتا ہوں اور پھر ان کو پھونک مار کر ہوا میں اڑاتا ہوں۔ اس میں بے جان چیزوں میں روح ڈالنے کے معجزہ سے بچنے کے لئے مولوی محمد علی نے اس آیت کو تمام تر استعارات پر مشتمل بتایا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

برنگ استعارہ یہاں طیر سے مراد ایسے لوگ ہیں جو زمین اور زمینی چیزوں سے اوپر اٹھ کر خدا کی طرف پرواز کر سکیں اور یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ کس طرح نبی کے نفخ سے انسان اس قابل ہوجاتا ہے کہ وہ زمینی خیالات کو ترک کر کے عالم روحانیت میں پرواز کرے۔

(بیان القرآن صفحہ ۳۱۸ جلد۱)

۴...... سورۃ النمل میں فرمایا:

یآیھا الناس علمنا منطق الطیر واوتینا من کل شیئی○ (النمل ع۲)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا: اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر ایک چیز دی گئی۔

چونکہ کسی انسان کا پرندوں کی بولی سمجھنا عام مشاہدات و تجربات کے خلاف ہے اس لئے مولوی محمد علی نے اس سے نامہ بری مراد لیا ہے وہ لکھتا ہے:

"سلطنت کے سامانوں میں بالخصوص قدیم زمانہ میں سب سے بڑا کام جو پرندوں سے لیا جاتا تھا وہ نامہ بری کا اہم تھا تو مجازاً" وہ نامہ جو پرندہ ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے منطق الطیر ہی کہلائے گا۔"

(بیان القرآن صفحہ ۱۰۱۷)

اگلی آیت حتی اذا اتوا علی واد النمل قالت نملۃ یآیھا النمل ادخلوا مساکنکم○

وادی النمل سے مشہور تفسیر چیونٹیوں کا گاؤں تمام مفسرین نے یہی مراد لیا ہے۔ مولوی محمد علی کے نزدیک ایک عرب قبیلہ بنی نملہ نام کی وادی تھی اور نملہ سے مراد اس کا ایک فرد تھا وہ لکھتا ہے:

یہ کوئی قوم تھی جن کو علم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی افواج کے ساتھ آرہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ایسا نہ ہو کہ ہم خواہ مخواہ مخالف سمجھ کر مارے جائیں۔ (بیان القرآن ص ۱۰۱۹)

۵...... وتفقد الطیر فقال مالی لا اری الھدھد ام کان من الغائبین○ (النمل ع۲)

اور خبر لی اڑتے جانوروں کی تو کہا کیا ہے جو میں نہیں دیکھتا ہدہد کو یا ہے وہ غائب۔

قدیم زمانہ سے اس وقت تک سب نے ہدہد سے مراد مخصوص پرندہ سمجھا ہے اور سیاق و سباق بھی یہی بتلاتا ہے۔ اس لئے کہ اوپر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پرندوں کی زبان جاننے کا ذکر ہے اور پرندوں ہی کا اس موقع پر وہ جائزہ لے رہے ہیں۔ وتفقد الطیر لیکن چونکہ اس واقعہ میں ایک غرابت اور خارق عادت بات ہے کہ پرندہ سے کوئی انسان بات چیت کرے اور اس کا محاسبہ کرے اور وہ اپنی کارگزاری پیش کرے۔ اس لئے مولوی محمد علی کے نزدیک ہدہد سے حضرت سلیمان علیہ السلام کے صیغہ خبر رسانی کا افسر اعلیٰ یا خفیہ پولیس کا انسپکٹر جنرل مراد ہے۔ وہ لکھتا ہے:

ہدہد کسی شخص کا نام ہے جو اس محکمہ خبر رسانی سے تعلق رکھتا ہے اور جس کی موجودگی جائزہ کے وقت ضروری تھی کیونکہ پرندوں سے خبر رسانی کا ہی کام لیا جاتا تھا۔ تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب پرندوں کو طلب کیا تاکہ سب سامانوں کی حالت سے واقفیت حاصل کریں تو افسر محکمہ کو غائب پایا تو فرمایا: ہدہد کہاں ہے؟ اور پرندوں اور جانوروں کے ناموں پر انسانوں کے نام عام طور پر رکھے جاتے ہیں۔ فاکس (لومڑ) اور ولف (بھیڑیا) وغیرہ آج مہذب قوموں میں بھی اپنے نام رکھتی ہیں اور ہندوؤں میں طوطا رام اور مسلمانوں میں شیر اور باز بلکہ شیر باز عام نام ہیں۔ عرب میں بھی ایسے نام رکھ لئے جاتے تھے جیسے اسد وغیرہ۔

(بیان القرآن ص ۱۰۲۰)

قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا○ (الجن ع۱)

یہاں جن سے مراد خدا کی وہی مخلوق ہے جو عام طور سے نظروں سے مخفی رہتی ہے...... اور جن کا ثبوت قرآن و حدیث تواتر اور مشاہدہ سے ہے۔ اس آیت میں مفسرین کے نزدیک اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ صبح کی نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے کئی جن ادھر کو گزرے اور قرآن کی آواز پر فریفتہ ہو کر سچے دل سے ایمان لے آئے پھر اپنی قوم میں جاکر سب ماجرا بیان کیا۔

لیکن مولوی محمد علی مرزائی نے لغت عرف کلام عرب اور تفسیر مشہور کے برخلاف جن سے مراد عیسائی قومیں لی ہیں وہ لکھتا ہے:

جن سے مراد انسان ہی ہیں۔ چونکہ یہ باہر کے لوگ تھے جو اہل عرب کی نظر سے مخفی تھے۔ اس لئے انہیں جن کہا گیا ہے اور یہ جن عیسائی تھے۔

باقی صفحہ ۱۳ پر

ترتیب:- قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

انسان کو تین بہاریں زندگی میں ایک بار ملتی ہیں

انسان کے لئے تین چیزیں کافی ہیں

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آدم کے بیٹے (یعنی انسان) کے لئے تین چیزوں کے سوا کچھ حق نہیں۔

۱۔۔۔ رہنے کے لئے گھر

۲۔۔۔ بدن ڈھانکنے کے لئے کپڑا

۳۔۔۔ کھانے کے لئے روٹی اور پانی۔

(ترمذی۔ ترجمان اسلام ۱۹۶۸ء)

تین شخصوں پر رحم آتا ہے

حضرت فضیل بن عیاضؒ کا فرمان ہے مجھے تین شخصوں پر رحم آتا ہے۔

۱۔۔۔ قوم کا سردار جو ذلیل ہو جائے۔

۲۔۔۔ قوم کا غنی جو محتاج ہو جائے۔

۳۔۔۔ وہ عالم جسے دنیاداری سے فرصت نہ ہو۔

(ندائے دین اگست ۱۹۹۱ء ص ۳۲)

ایمان کی حلاوت کی تین باتیں

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تین باتیں جس شخص میں پائی جاتی ہیں اس نے ایمان کی حلاوت (شیرینی) پالی۔

۱۔۔۔ اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ عزیز ہو جائیں۔

۲۔۔۔ اور جس سے محبت کرے صرف اللہ کے لئے کرے۔

۳۔۔۔ اور کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ہی ناپسند کرے جتنا آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

(بخاری و مسلم) بحوالہ ندائے دین اگست ۱۹۹۱ء ص ۶)

تین چیزیں ترقی میں رکاوٹ ہیں

حضرت امام جعفر صادقؒ نے فرمایا۔ تین چیزیں آدمی کو بلند مقامات پر نہیں جانے دیتیں۔

۱۔ کم ہمتی۔ ۲۔ کم حوصلگی۔ ۳۔ اور ارادے کی ناپختگی۔

انسان کی عظمت والی تین چیزیں

حضرت امام جعفر صادقؒ نے فرمایا۔ تین چیزیں انسان کی عظمت کو بیان کرتی ہیں۔

۱۔۔۔ خوش خلقی۔

۲۔۔۔ غصہ پر ضبط کرنا

۳۔۔۔ بری نظر سے بچنا

تین چیزیں پشیمانی لاتی ہیں

۱۔۔۔ فخر و مباہات کرنا۔

۲۔۔۔ اپنے گزشتہ کاموں کو بیان کرنا۔

۳۔۔۔ دوسروں کو اپنی برتری کا احساس دلانا۔

تین چیزیں جہالت اور نادانی کی علامت ہیں

۱۔۔۔ دوست بدلتے رہنا

۲۔۔۔ بغیر کسی سبب کے دوستی ترک کر دینا

۳۔۔۔ اور بے سود چیز کے پیچھے پڑے رہنا

(بحوالہ روزنامہ پاکستان ۱۹ نومبر ۱۹۹۱ء)

تین چیزوں میں برکت ہوتی ہے

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ تین چیزوں میں برکت ہوتی ہے۔

۱۔۔۔ وعدہ پر مال بیچنا

۲۔۔۔ شرکت

۳۔۔۔ گیہوں میں جو ملالیں۔ گھر کے لئے بیچنے کے لئے نہیں۔

(ابن ماجہ)

علم تین ہیں

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا علم تین ہیں۔

۱۔۔۔ محکم آیت قرآنی

۲۔۔۔ سنت ثابتہ

۳۔۔۔ اجتہاد۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے غیر ضروری ہے۔

(ابن ماجہ، ابو داؤد)

تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تین گروہ قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔

۱۔۔۔ انبیاء۔ ۲۔۔۔ پھر علماء ۳۔۔۔ پھر شہداء

(ابن ماجہ)

تین مرتبہ لوگ اللہ کی عدالت میں پیش ہوں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور میں تین مرتبہ لوگوں کو پیش کیا جائے۔

۱۔۔۔ پہلی مرتبہ مناقشہ کے لئے۔

۲۔۔۔ دوسری مرتبہ اعتراف اور عذر کے لئے۔

۳..... اور تیسری مرتبہ اعمال نامے ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ بعض کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامے ہوں گے اور بعض کے بائیں ہاتھ میں۔

(ترمذی)

قیامت کے تین ہولناک مقام

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں 'میں نے دوزخ کی آگ کو یاد کیا اور اس کے ڈر سے رونے لگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا' کیوں روتی ہو۔ میں نے کہا دوزخ کو یاد کرکے روتی ہوں' تو کیا آپ اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن یاد رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا تین مقام ایسے ہیں کہ وہاں کوئی کسی کو یاد نہ رکھ سکے گا اول میزان کے پاس جب تک کہ اسے معلوم نہ ہوجائے کہ اس کے ترازو کا پلڑا اٹھتا ہے یا جھکتا ہے دوم نامہ اعمال ملنے کے وقت جب کہ جنتی کے گا میرا نامہ اعمال دیکھو جب تک اسے نہ معلوم ہوجائے کہ نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا پشت کی طرف سے بائیں ہاتھ میں سوم پل صراط کے پاس جبکہ اسے دوزخ پر قائم کیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

ہر مہینہ کے تین روزے

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوذرؓ جب مہینہ میں تم تین روزے رکھو تو تیرہ۔ چودہ پندرہ کا رکھو۔

(ترمذی۔ نسائی)

آراستہ بننے والے تین قسم کے لوگ

حضرت ابو عبداللہ انطاکیؒ کہتے تھے کہ آراستہ بننے والے تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو علم سے آراستہ بنتے ہیں۔ دوسرے وہ جو عمل سے آراستہ بنتے ہیں اور تیسرے وہ جو ترک زینت سے آراستہ بنتے ہیں۔ اور یہ تیسری قسم کے لوگ سب سے زیادہ خاص اور سب سے زیادہ شیطان کو پسند ہیں (کیونکہ یہ لوگ شیطان کے لئے بہ نسبت پہلی دو قسم کے لوگوں کے زیادہ کار آمد ہیں اس لئے کہ ان کی شکستہ حالی کے سبب لوگ ان کے تباہ حال پر بہت مشکل سے مطلع ہوں گے اور بہت جلد ان کے پھندے میں آجائیں گے)

(احوال الصادقین ص ۳۰ باب اول۔ از امام شعرانیؒ)

ریاکاری کی تین علامتیں

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؓ فرماتے تھے کہ ریاکار کی تین علامتیں ہیں ایک تو یہ کہ جب اکیلا ہوتا ہے تو (اعمال صالحہ میں) کاہلی کرتا ہے اور نوافل بیٹھ کر پڑھتا ہے دوسرے یہ کہ جب آدمیوں کے ساتھ ہوتا ہے تو خوب جی کھول کر اعمال صالحہ کرتا ہے اور تیسرے یہ کہ جب لوگ تعریف کریں تو خوب عمل کرتا ہے۔ جب برا کہیں تو اس میں کمی کردیتا ہے۔ (احوال الصادقین ص ۱۹ باب اول)

غسل کے تین فرض ہیں

۱..... کلی کرنا۔

۲..... ناک میں پانی ڈالنا روزہ ہو تو پانی زیادہ اوپر نہ لے جانا۔

۳..... سر کی چوٹی سے پاؤں کے ناخن تک سارے بدن کو خوب تر کرنا۔ (مدنی نماز ص ۴۷)

تیمم کے تین فرض ہیں

۱..... نیت کرنا

۲..... پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر اچھی طرح منہ پر پھیرنا

۳..... پھر دونوں ہاتھ مار کر کہنیوں سمیت دونوں بازوؤں پر پھیرنا۔ (مدنی نماز ص ۴۷)

وقت میں تین چیزوں کا خیال رکھا جائے

۱..... دھوپ اور ستاروں وغیرہ کی خبر گیری کرے۔ (اس وقت گھڑی گھنٹے کا حساب رکھا جائے)

۲..... اذان کی خبر رکھے۔

۳..... دل سے ہر وقت نماز کا دھیان رکھے ایسا نہ ہو کہ وقت گزر جائے اور پتہ نہ چلے۔

(مدنی نماز ص ۷۰)

قبلہ کی طرف منہ کرنے میں تین باتوں کا خیال رکھنا۔

۱..... ظاہری بدن سے ادھر متوجہ ہونا

۲..... دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہو کہ دل کا کعبہ وہی ہے۔

۳..... مالک کے سامنے جس طرح ہمہ تن متوجہ ہونا چاہئے۔ اس طرح متوجہ ہو۔

(مدنی نماز ص ۷۵)

لباس کے تین جزو ہیں

۱..... یہ کہ حلال کمائی سے ہو۔

۲..... یہ کہ پاک ہو۔

۳..... سنت کے موافق ہو ٹخنے وغیرہ ڈھکے ہوئے نہ ہوں۔ تکبر اور بڑائی کے طور پر نہ پہنا ہو۔

(مدنی نماز ص ۷۵)

قرات میں تین چیزوں کا خیال رکھا جائے۔

۱..... صحیح ترتیل سے پڑھا جائے۔

۲..... اس کے معنے پر غور کرے۔

۳..... جو پڑھے اس پر عمل کرے۔

(مدنی نماز ص ۸۱)

نیت تین چیزوں کی محتاج ہے

۱..... یہ کون سی نماز پڑھ رہا ہے

۲..... یہ کہ اللہ کے سامنے کھڑا ہے اور وہ دیکھتا ہے۔

۳..... یہ کہ اللہ دل کی حالت کو بھی دیکھتا ہے۔

(مدنی نماز ص ۷۶)

تکبیر تحریمہ میں تین چیزوں کا خیال رکھنا

۱..... یہ کہ لفظ صحیح ہوں۔ (آللہ اکبر یا اللہ آکبار نہ کہے یہ شدید غلطی ہے)

۲..... یہ کہ ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے (اس میں اشارہ ہے کہ اللہ کے سوا سب چیزوں کو پیچھے پھینک دیا)

۳..... یہ کہ اللہ اکبر کہتے ہوئے اللہ کی بڑائی و عظمت دل میں موجود ہو۔ (مدنی نماز ص ۷۱)

قیام میں تین چیزوں کا خیال رکھنا

۱۔۔۔ یہ کہ نگاہ سجدہ کی جگہ رہے۔

۲۔۔۔ دل سے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا خیال رکھے۔

۳۔۔۔ کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو۔

(مدنی نماز ص ۷۱)

رکوع میں تین چیزوں کا خیال رکھا جائے

۱۔۔۔ کمر کو رکوع میں بالکل سیدھا رکھے نہ نیچا کرے نہ اونچا۔

۲۔۔۔ ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر چوڑی کر کے گھٹنوں پر رکھے۔

۳۔۔۔ تسبیحات کو عظمت اور وقار سے پڑھے۔ (مدنی نماز ص ۷۲)

سجدہ میں تین چیزوں کا خیال رکھا جائے

۱۔۔۔ دونوں ہاتھ سجدہ میں کانوں کے برابر رہیں۔

۲۔۔۔ ہاتھوں کی کہنیاں کھڑی رہیں۔

۳۔۔۔ تسبیحات کو عظمت کے ساتھ پڑھے۔

آخری قعدہ میں تین چیزوں کا خیال رکھا جائے

۱۔۔۔ دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بائیں پر بیٹھے۔

۲۔۔۔ عظمت کے ساتھ معنی کی رعایت کر کے تشہد پڑھے کہ اس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام مومنین کیلئے دعا ہے۔

۳۔۔۔ سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر اور دائیں بائیں جو لوگ ہیں ان پر سلام کی نیت کرے۔

(مدنی نماز ص ۷۲)

تکمیل اخلاص ہے اور اس کے تین جزو ہیں

۱۔۔۔ اس نماز سے صرف اللہ کی خوشنودی مقصود ہو۔

۲۔۔۔ اللہ ہی کی توفیق سے یہ نماز ادا ہوئی۔

۳۔۔۔ اس پر ثواب کی امید رکھے۔

(مدنی نماز ص ۷۲)

تین باتوں میں اخلاق کی کمی

حضرت حاتم اصم" فرماتے ہیں کہ تین باتوں میں لوگوں کے اخلاق میں کمی آگئی ہے۔

۱۔۔۔ اپنے بھائیوں کے اخلاق حمیدہ کی وقعت کرنا

۲۔۔۔ ان کے عیوب چھپانا

۳۔۔۔ ان کی تکلیف برداشت کرنا

(احوال الصادقین ص ۳۲)

تین آدمیوں سے پناہ

جناب رسول پاک ﷺ فرماتے تھے کہ اے اللہ میں آپ سے تین قسم کے آدمیوں سے پناہ مانگتا ہوں ایک اس آدمی سے جو دین سے غافل ہو اور دوسرے برے پڑوسی سے تیسرے اس بیوی سے جو خاوند کو ستائے۔ (احوال الصادقین ص ۴۱)

بغیر شوہر کی وفات کے عورت کو تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں

حضرت زینب بنت ابی سلمہ" سے روایت ہے بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت ام حبیبہ" زوجہ مطہرہ رسول پاک ﷺ کے پاس آئی۔ جس وقت ان کے والد ابو سفیان" بن حرب انتقال فرما گئے تھے تو انہوں نے (انتقال سے تین روز بعد) زرد رنگ کی ملی ہوئی خوشبو منگائی یا اس کے علاوہ اور اس خوشبو کو ایک باندی کے لگایا۔ پھر حضرت ام حبیبہ" نے اس کو اپنے دونوں رخساروں پر ملا۔ اور پھر فرمایا کہ خدا کی قسم! مجھ کو خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر یہ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ منبر پر فرما رہے تھے کہ جس عورت کو اللہ رب العزت پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین روز سے زیادہ سوگ کرے۔ ہاں شوہر کے لئے چار ماہ دس [illegible] دن سوگ کرنا چاہئے۔ حضرت زینب بنت ابی سلمہ" بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد زینب بنت جحش" کے پاس گئی۔ ان ایام میں جب ان کے بھائی کا انتقال ہو چکا تھا۔ (تین دن کے بعد) حضرت زینب بنت جحش" نے خوشبو منگا کر ملی۔ اور پھر فرمایا کہ مجھ کو خوشبو کی کوئی حاجت نہ تھی۔ مگر یہ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ منبر پر ارشاد فرما رہے تھے کہ جس کسی عورت کو اللہ رب العزت پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے ہاں شوہر پر چار ماہ دس روز سوگ کرنا چاہئے۔ (بخاری و مسلم)

تین علامتوں میں خدا کی معرفت

خدا کی معرفت کی تین علامتیں ہیں۔

۱۔۔۔ موت کو دوست رکھنا۔

۲۔۔۔ عیش و آرام کی فکر نہ کرنا۔

۳۔۔۔ خدا کے ذکر سے غافل نہ ہونا۔

تین گروہوں سے ملک کا بگاڑ ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی" فرماتے ہیں تین گروہوں سے ملک کا بگاڑ ہے۔ تمام ملک کا بگاڑ ان تین گروہوں کے بگڑنے پر موقوف ہے۔ حکمران جب بے علم ہو۔ عالم جب بے عمل ہو۔ اور جب فقراء بے توکل ہوں۔

نجات تین چیزوں میں منحصر ہے

حضرت سہل بن عبداللہ" فرماتے ہیں۔ نجات تین چیزوں میں منحصر ہے۔

۱۔۔۔ حلال کھانا۔

۲۔۔۔ فرائض ادا کرنا۔

۳۔۔۔ رسول کریم ﷺ کی سنت کا اتباع کرنا

(معارف القرآن ص ۴۱۴ جلد نمبرا)

تین چیزیں صرف ایک بار ملتی ہیں۔

تین چیزیں انسان کو زندگی میں ایک بار ملتی ہیں۔

۱۔۔۔ والدین۔ ۲۔۔۔ حسن۔ ۳۔۔۔ جوانی

چھوٹی نہ سمجھنے کی تین چیزیں

زندگی میں تین چیزوں کو کبھی چھوٹی نہ سمجھیں۔

باقی صفحہ … پر

محمد طاہر رزاق

مرزا قادیانی کی خوراک

سنکھیا

"جب مخالفت زیادہ بڑھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کی دھمکیوں کے خطوط موصول ہونے شروع ہوئے تو کچھ عرصے تک آپ نے سنکھیا کے مرکبات استعمال کیے تاکہ خدانخواستہ آپ کو زہر دیا جائے تو جسم میں اس کے مقابلے کی طاقت ہو"۔ (ارشاد میاں محمود احمد خلیفہ قادیان' مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان' مورخہ ۵ فروری ۱۹۳۵ء)

اتنی خوراک کھا کر بھی اتنا بزدل تھا۔ (ناقل)

شراب

"محی اخویم' حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ' السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیائے خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائین کی پلومر کی دکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائین چاہیے اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد عفی عنہ (خطوط امام بنام غلام ص ۵' از حکیم محمد حسین قریشی قادیانی)

قادیانیو! اسے پڑھ کر ہی توبہ کرلو۔ (ناقل)

ٹانک وائن کی حقیقت لاہور میں پلومر کی دکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب جواباً" تحریر فرماتے ہیں۔ حسب ارشاد پلومر کی دکان سے دریافت کیا گیا جواب حسب ذیل ملا۔

"ٹانک وائین ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے۔ اس کی قیمت ۸ ہے۔ (۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء) (سودائے مرزا' ص ۳' حاشیہ مصنفہ حکیم محمد علی

پرنسپل طبیہ کالج امرتسر)

مرزا قادیانی کھانوں کا اتنا شوقین تھا کہ اسے خواب میں بھی کھانے پینے کی چیزیں نظر آتی تھیں۔ بطور نمونہ چند خواب ملاحظہ فرمایئے اور سوچئے کہ وہ کس قسم کا انسان تھا۔

"فرمایا' رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک آم ہے جسے میں نے تھوڑا سا چوسا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ تین پھل ہیں جب کسی نے پوچھا کہ کیا پھل ہیں' تو کہا کہ ایک آم ہے' ایک طوبیٰ اور ایک اور پھل ہے"۔ (تذکرہ' ص ۷۷۴)

صبح اٹھا تو خالی ہاتھ تھا۔ (ناقل)

"فرمایا' ایک خوان میرے آگے پیش ہوا ہے۔ اس میں فالودہ معلوم ہوتا ہے اور کچھ فیرنی بھی رکابیوں میں ہے۔ میں نے کہا کہ چمچہ لاؤ تو کسی نے کہا کہ ہر ایک کھانا عمدہ نہیں ہوتا سوائے فیرنی اور فالودہ کے"۔ (تذکرہ' ص ۳۸۲)

مسٹر انگریزی چمچے! تمہارے ہوتے ہوئے چمچے کی کیا ضرورت تھی۔ (ناقل)

"دیکھا کہ دو پیاز ہاتھ میں ہیں اور پھر آپ کو ایک کوٹھا پیازوں کا دکھایا گیا مگر اس کوٹھے کو کسی نے ایسی لات ماری کہ وہ اندر ہی اندر رق ہو گیا"۔ (تذکرہ' ص ۵۰۶)

جو ہاتھ میں تھے وہ بچے کہ نہیں؟ (ناقل)

"اور دیکھا کہ ایک ٹوکرا انگوروں کے ڈبوں کا بھرا ہوا آیا ہے"۔ (تذکرہ' ص ۵۰۷) کھٹے تھے یا میٹھے؟ (ناقل)

"فرمایا' رویا میں کسی نے بیوں کا ایک ڈھیر چارپائی پر لا کر رکھ دیا ہے"۔ (تذکرہ' ص ۵۱۳)

بلی کو چھچھڑوں کے خواب۔ (ناقل)

"رویا۔ کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی ہے"۔ (تذکرہ' ص ۵۷۰))

کبھی تو نے بھی کسی کے ہاتھ پر کچھ رکھا تھا؟ (ناقل)

"فرمایا کہ آج رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تھوڑے چنے بھنے ہوئے سفید ہیں اور ان کے ساتھ منقہ بھی ہے"۔ (تذکرہ' ص ۵۷۵)

مونگ پھلی' پوڑیاں اور ملوک بھی ساتھ ہی پڑے ہوں گے۔ (ناقل)

"خواب میں گنا دکھائی دیا"۔ (تذکرہ' ص ۵۷۶)

مبارک ہو۔ (ناقل)

"ایک انڈہ میرے ہاتھ میں ہے جو کہ ٹوٹ گیا"۔ (تذکرہ' ص ۶۳۵)

تم نے کون سا خود خریدا ہو گا۔ (ناقل)

"آپ نے ایک بار خواب میں نہایت خوش نما برفی ایک ڈبہ میں دیکھی"۔ (مکاشفات' ص ۳۷)

یہ خواب کسی مرید کو سنایا ہو گا اور وہ بے وقوف خواب پورا کرنے کے لیے برفی کا ڈبہ لے آیا ہو گا۔ (ناقل)

"کشفی رنگ میں مغز بادام دکھائے گئے اور اس کشف کا غلبہ اس قدر تھا کہ میں اٹھا کہ بادام لوں"۔ (تذکرہ' ص ۷۴۴)

اور کف افسوس ملتے رہ گیا۔ (ناقل)

"پیٹ پھٹ گیا"۔ (البشریٰ' جلد سوم' ص ۱۹)

ہم نہ کہتے تھے کہ کم کھایا کرو۔ (ناقل)

مرزا قادیانی کا پیٹ کا دھندا یونہی چلتا رہا۔ وہ کھانوں کا کشت و خون کرتا رہا۔ مریدوں کی جیبیں اجڑتی رہیں اور دستر خوان لٹتے رہے۔ حریص مرزا قادیانی کھانوں پر یوں لپکتا جیسے بھدو کی بلی چوہے پر لپکتی ہے۔ ایک دن لاہور میں اس کے ایک مرید نے اسے رات کے کھانے کی دعوت دی جسے اس نے جھٹ قبول کر لیا۔ رات کو عین وقت پر مرید کے گھر جا پہنچا۔ خوبصورت دستر خوان پر اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے اپنی خوشبوئیں بکھیر کر کیف و مستی کی فضا پیدا کر رہے تھے۔ کھانوں کی خوشبوئیں مرزا قادیانی کے سیاہ قلب کو گدگدانے لگیں اور وہ کھانوں کے سامنے یوں جھومنے لگا جیسے بین کے سامنے سانپ جھومتا ہے۔ ایک لمبا سانس لینے کے بعد مرزا قادیانی کھانوں پر ٹوٹ پڑا اور دستر خوان پر چنے ہوئے کھانے دستر خوان سے اس کے پیٹ کے بحیرہ مردار میں منتقل ہونے لگے۔ چند منٹ کے بعد دستر خوان خالی اور اس کے پیٹ کا بحیرہ مردار تلاطم خیز تھا۔ وہ اتنا کھا چکا تھا کہ اس سے چلا بھی نہ جاتا تھا۔ بڑی مشکل سے وہ کمرے میں اپنے بستر پر پہنچا اور خراٹے لینے لگا۔ تھوڑی دیر بعد پیچش نے شب خون مارا اور دستوں کی یلغار شروع ہو گئی۔ بستر سے لیٹرین اور لیٹرین سے بستر تک کی دوڑ لگ گئی۔ لیکن جلدی ہی مسلسل

باقی صفحہ ۲۱ پر

ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT

وہ اعمال جن سے ان شاء اللہ تعالیٰ استقامت کی دولت ملے گی اور خاتمہ ایمان پر ہوگا

۱..... حدیث شریف میں آتا ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں یہ دعا ہر فرض کے بعد تو ضرور مانگیں اور معمول بنالیں۔

ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا وهب لنامن لدنک رحمة انک انت الوهاب۔

(سورہ آل عمران آیت ۸)

اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو کج (گمراہ) نہ کیجئے بعد اس کے کہ آپ ہم کو حق کی طرف ہدایت کر چکے ہیں اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت خاصہ فرمائیے (اور وہ رحمت یہ ہے کہ راہ مستقیم پر ہم قائم ہیں)

اس دعا میں تین عظیم الشان چیزیں ہیں۔

۱... پہلا عمل (خاتمہ بالخیر)

(الف) یعنی جو شخص پابندی سے یہ دعا مانگتا رہے گا ان شاء اللہ العزیز اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جو کہ سب سے بڑی دولت ہے۔

(ب) زندگی میں اسلام پر استقامت نصیب ہوگی۔ یعنی نیک اعمال میں پابندی رہے گی۔

(ج) اور ان شاء اللہ اخلاص کے ساتھ پابندی دعا سے مزید نیکیوں پر چلنے میں مدد ملے گی لہٰذا اس دعا کو فرض نماز کے بعد ایک بار خلوص نیت سے ضرور مانگیں۔

۲... دوسرا عمل

فجر کی اور مغرب کی دو رکعت نماز سنت موکدہ میں پہلی رکعت میں سورہ الکفرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنا یعنی فجر کی دو رکعت سنت موکدہ میں جو فرض سے پہلے پڑھی جاتی ہیں اس میں پہلی رکعت میں سورہ الکفرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنا' اسی طرح مغرب کے بعد دو رکعت سنت موکدہ میں پہلی رکعت میں سورہ الکفرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنا۔

ان شاء اللہ تعالیٰ مستقل اس کی پابندی سے استقامت نصیب ہوگی اور خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

۳... تیسرا عمل (مسواک کا اہتمام)

مسواک کا بہت اہتمام کریں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مفہوم ہے کہ مجھے جبرئیل امین' مسواک کی اس قدر تاکید فرماتے تھے کہ مجھے ایسا معلوم ہو تا کہ ابھی اس کے بارے میں کوئی آیت نازل ہوگی۔

روایت میں آتا ہے کہ مسواک کی وجہ سے ایک عمل کا ثواب ۷۰ گنا تک بڑھ جاتا ہے۔ نیز تقرب الٰہی کا وسیلہ بھی ہے۔ اور خدا کو راضی کرنے والا عمل بھی ہے سب سے بڑی بشارت یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ زبان پہ جاری ہو جائے گا۔

پانچ وقت کی نماز سے پہلے تو ضرور اس کا اہتمام کریں یہ سنت ہے' ہر کام سے پہلے مسواک کام کی قوت اور اس میں برکت اور اجر بڑھاتا ہے سونے سے پہلے' جاگنے پر' گھر میں داخلے کے وقت' تلاوت قرآن و ذکر و اذکار سے پہلے' کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وغیرہ مسواک کا عمل سنت و مستحب ہے۔

۴... چوتھا عمل

فرض نماز میں سلام سے فارغ ہوتے ہی ایک دفعہ اللہ اکبر اور تین دفعہ استغفراللہ آہستگی سے پڑھنے کے بعد یہ دعا ایک بار خلوص نیت سے ضرور کریں جس کے بارے میں سرکار دو عالم ﷺ نے معاذ بن جبلؓ کو فرمایا تھا کہ "ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ضرور کیا کرو اور کبھی اسے نہ چھوڑو۔

اللھم اعنی علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک۔

ترجمہ: اے میرے پروردگار۔ میری مدد فرما اور مجھے توفیق دے اپنے ذکر کی' اور شکر کی' اور اچھی عبادت کی۔

۵... پانچواں عمل

فرض نماز میں دعا وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد ایک دفعہ آیت الکرسی بھی پڑھ لیا کریں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کم و بیش مفہوم ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد پابندی سے آیت الکرسی پڑھتا ہے اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل ہے۔ ○

بقیہ: مرزا قادیانی کی خوراک

دستوں نے ٹانگوں سے جان نکال لی اور اس کا لیٹرین تک پہنچنا مشکل ہوگیا۔ لہٰذا بستر کے پاس ہی بیٹھ کر فارغ ہونے لگا۔ تھوڑی دیر میں کمرہ غلاظت سے بھر گیا۔ آخر ایک زور دار دست آیا جس سے مرزا قادیانی کی آنکھیں پلٹ گئیں اور نتھنے پھیل گئے اور وہ دھڑام سے غلاظت پر گرا اور لت پت ہوگیا۔ اور اس کے ساتھ ہی "پنجابی نبی" کی "انگریزی روح" پرواز کر گئی۔

بعد از موت بھی منہ اور مقعد دونوں راستوں سے غلاظت بہہ رہی تھی۔ اس کا حریص پیٹ جس کے لیے اس نے اپنا ایمان بیچا تھا وہی پیٹ اس کی زندگی کے خاتمے کا بھی سبب بنا۔ وہ زبان جس کی خواہشات پوری کرنے کے لیے وہ مرتد ہوا تھا اب کھلے ہوئے منہ سے باہر جھانک رہی تھی اور غلاظت میں لتھڑا ہوا اس کا متعفن لاشہ جسے اس نے اعلیٰ غذاؤں سے پالا تا اپنی زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا تھا۔

"دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں۔" (الحدیث)

دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہو

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

نقد و نظر

عقیدہ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں

مولف: حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی
صفحات۔ ۱۹۲
قیمت۔ درج نہیں
پتہ۔ ادارہ دعوت اسلام جامعہ یوسفیہ بنوریہ شرف آباد کراچی

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کا عقیدہ امت مسلمہ کا چودہ سو سالہ قدیم عقیدہ ہے جس پر صحیح احادیث کے علاوہ امت مسلمہ کا تقریباً تسلسل چلا آرہا ہے۔ مگر شومئی قسمت کہ گزشتہ ایک عرصہ سے ایک طبقہ ایسا بھی وجود میں آگیا ہے جس نے اس عقیدہ کے بارے میں لوگوں کو شکوک و شبہات میں مبتلا کردیا ہے۔ زیر نظر کتاب اس سلسلہ کی ایک اہم تحقیقی اور کلامی دستاویز ہے۔ جسے ہمارے مخدوم مکرم جناب مفتی نظام الدین شامزی استاذ صاحب و مشرف درجہ "تخصص فی الفقہ الاسلامی" جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نے اپنے زمانہ عنفوان شباب میں نہایت عرق ریزی و سلیقہ مندی سے تصنیف فرمایا ہے۔ کتاب کی وجہ تقریب بیان کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں:

"جنوری ۱۹۸۱ء کے قومی ڈائجسٹ میں جناب اختر کاشمیری صاحب کا ایک مضمون خروج مہدی کے متعلق چھپا تھا جس میں انہوں نے تحقیق اور سنجیدہ طریقہ پر ظہور مہدی کے مسئلہ پر کلام فرمایا ہے۔ انہوں نے اس پر زور دیا ہے کہ ظہور مہدی کے متعلق جتنی احادیث مروی ہیں وہ قابل اعتبار نہیں اور ثبوت کے درجہ تک نہیں پہنچتیں جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ظہور مہدی کا عقیدہ جو مسلمانوں میں چودہ سو سال سے منتقل ہوتا آیا ہے۔ بے بنیاد ہے۔ چونکہ صاحب مضمون نے فرمائش کی ہے کہ دوسرے علماء اس موضوع پر قلم اٹھائیں۔ اور یہ کہ اگر صحیح احادیث سے یہ مسئلہ ثابت ہوجائے تو صاحب مضمون اپنا خیال بدل سکتا ہے...... ساتھ ساتھ یہ خطرہ بھی تھا کہ اگر سکوت اختیار کیا جائے تو عام مسلمان شکوک و شبہات میں مبتلا ہوں گے اور سلف صالحین کے متعلق بدگمانی پیدا ہوگی کہ انہوں نے ایک ایسے مسئلہ کو اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے جس کی کوئی صحیح بنیاد موجود نہیں۔ یہی وہ محرکات تھے کہ بندہ کو قلم اٹھانے کی جرات ہوئی۔" (ص ۲۱-۲۲)

مصنف موصوف نے اس موضوع کو جس خوبصورتی سے نبھایا ہے' یہ ان کا کمال ہے کیونکہ کسی خشک اور علمی موضوع کو دلچسپ بنانا اور فقہی' حدیثی اور کلامی اصطلاحات کو عوامی انداز سے پیش کرنا ایک مستقل فن ہے جس پر مصنف کو بحمد اللہ مکمل عبور حاصل ہے۔ کتاب کے شروع میں "الامام المہدی" کے عنوان سے مولانا بدر عالم میرٹھی کی تصنیف لطیف "ترجمان السنۃ" سے حضرت امام مہدی سے متعلق احادیث اور ان کا مفصل تذکرہ و تعارف درج ہے۔

کتاب کو مصنف نے چار ابواب اور ایک افادہ پر تقسیم کیا ہے۔ افادہ میں علم اصول حدیث کی تقریباً متعلقہ تمام اصطلاحات کو نقل کیا گیا ہے۔

"باب اول عقیدہ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں"۔ کے اندر عقیدہ سے متعلق ۱۵۱ احادیث نقل کی گئی ہیں جن میں سے ان کے بعض متکلم فیہ رواۃ پر کلام بھی کیا گیا ہے۔

"باب دوم عقیدہ ظہور مہدی محدثین کی نظر میں" کے اندر امام ترمذیؒ سے لے کر محدث کبیر بدر عالمؒ میرٹھی تک تمیں محدثین سے عقیدہ ظہور مہدی کی تصریحات نقل کی ہیں۔

"باب سوم ظہور مہدی متکلمین کی نظر میں" کے اندر امام ابن تیمیہؒ سے لے کر سمہودی تک دس متکلمین سے اس عقیدہ کی تصریحات نقل کی گئی ہیں۔

الغرض مولف موصوف کی یہ نادر تصنیف ان کی علمی فقہی اور کلامی بصیرت کا شاہکار ہے جو اس سے قبل متعدد بار مختلف اداروں کی طرف سے شائع ہو کر حلقہ اہل علم میں شرف پذیرائی اور داد و تحسین حاصل کرچکی ہے۔ امید ہے کہ باذوق قارئین اس عظیم تحقیقی سرمایہ کو حاصل کرنے میں بخل سے کام نہیں لیں گے۔

قارئین سے ایک ضروری گزارش

روز افزوں مہنگائی' خصوصاً" اخبار کی اشاعت میں استعمال ہونے والی اشیاء کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ اور افرادی قوت کی تنخواہوں اور مراعات میں ناگزیر اضافہ کے سبب' رسالہ کی اشاعت پر اٹھنے والے اخراجات ہماری حد استطاعت سے باہر ہوگئے ہیں رسالہ کی اشاعت کو جاری اور اس کے وجود کو قائم رکھنے کے لئے اب اس کے سوا کوئی اور چارہ ہمارے پاس نہیں ہے کہ' رسالہ کی قیمت میں مناسب اضافہ کروایا جائے۔ واضح رہے' ملک بھر کے تمام اخبارات و جرائد کی قیمتوں میں کئی ماہ پہلے ہی اضافہ ہوچکا ہے' تاہم "ختم نبوت" کی انتظامیہ نے حتی الوسع کوشش کی کہ' اضافی قیمت کا بار قارئین پر نہ ڈالا جائے مگر ہمارے لئے اب اخراجات کا یہ بوجھ سہارنا ممکن نہیں رہا۔ اس لئے رسالہ کی قیمت میں اس امید پر اضافہ کیا جارہا ہے کہ قارئین اسے رد قادیانیت کے مشن میں ایک قربانی کے طور پر قبول فرمائیں گے۔ اور ان کا تعاون ہمیں حسب سابق حاصل رہے گا۔ شمارہ ۳۸ سے رسالہ کی قیمت ۳ روپے سے بڑھا کر ۵ روپے کی جارہی ہے۔ جو اپنی لاگت کے مقابلہ میں اب بھی خاصی کم ہے۔

(مدیر منتظم)

WRITINGS SPEAK ABOUT MIRZA QADIANI

By
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi
Translated by:
K. M. Salim

Edited by:
Dr. Shahiruddin Alvi

He stood the danger of losing his life in going over there. *(Dajjal also will not be able to go to Makkah Mukarramah because of this danger. —Compiler).* Therefore, he (Mirza) followed the order of Quran Sharif which forbids putting life in destruction knowingly. In short the prescribed conditions for Haj performance were not applicable in his case. For this reason, Haj did not become obligatory on him." *(The upshot of it all was that Almighty Allah did not bestow the "taufeeq" of Haj to Mirza so that not even one sign of Masih may be found in Mirza. —Compiler).*

GETTING MASSAGED BY WOMEN

From: Newspaper, *Al-Hakm*, April 17,1907, p.13.

'Question No. 6: (from Muhammad Husain Sahib Qadiani)

"Why does the pious Hazrat (Mirza Ghulam Ahmad Qadiani) get his legs and arms massaged by unrelated stranger women? "

"Answer: (from Hakim Fazal Din Qadiani) He is an innocent prophet and caress with him is not prohibited; it is rather a source of (obtaining) auspiciousness and blessing." *(No comment! —Compiler).*

LEGS FROZEN LIKE WOOD

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol.3, p.210.

"Doctor Mir Muhammad Ismail told me that one day, hazrat 'Ummul Momineen' Mohtrama Nusrat Jahan Begum (wife of Mirza Ghulam Ahmad) related that there was an old maid-servant of Hazrat Sahib, Musammat Bhanu. She sat down to massage the legs of hazrat sahib when the night was cold. Since she was pressing from the top of the quilt she did not realise that what she was pressing underneath was the wooden side piece of the cot (of Mirza Sahib) and not the legs of the Sire. After some time he exclaimed (from underneath the quilt), 'Bhanu, it is very cold tonight.'

'Yes Sir, that is why your legs are frozen today like wood.'

"This humble self submits that hazrat sahib, by turning her attention to the cold weather, meant to remind her of her poor sensitivity due to extreme coldness."

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol.3, p.15.

"This humble self submits that the Holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم as per Hadith did not touch womenfolk at the time of 'Bait' بیعت Quran Sharif states that a woman should not display her embellishments to a stranger or unrelated person غیر محرم This prohibition includes touching by hand because womanly embellishments can be known by coming into contact with the body." *(However it was legitimate for Mirza sahib to get his body pressed by young unrelated women in seclusion! —Compiler).*

SEMI-MAD WOMAN

From: *Zikr-e-Habib* by Mufti Muhammad Sadiq, p.38.

"Inside the house of hazrat 'promised Masih' lived a maid-servant who was half-mad. *(And rendered services madly. —Compiler)* What did she do one day? There was a water outlet in a corner of the room where Hazrat did his reading and writing work. Nearby were pitchers of water. She took off her clothes and started taking bath naked *(because the woman had no inhibition with Mirza sahib. —Compiler).* Hazrat Sahib remained engrossed in his writing work and never cared for what she did." *(One pays little attention to people with whom one is free all the time. It could not be discerned as to who leaked out the hidden secret of the half-mad woman. —Compiler).*

WOMEN KEPT NIGHT VIGILS ON MIRZA

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol. 3, p.213.

"This has been related to me by Mai Rasool Bibi Sahiba, widow of Late Hafiz Hamid Ali, through Maulvi Abdur Rahman Sahib Jut, Moulvi Fazil, that there was a time when she herself and wife of Babu Shah Din kept night vigil on hazrat 'promised Masih'. Hazrat Sahib had told them that if he happened to talk in sleep then they should wake him up. Once, some words came out of his mouth and she (Mai Rasool) awoke him. It was 12 o'clock, midnight. Generally, in those days, Mai Fajjo, Munshiani, wife of Munshi Muhammad Din of Gujranwala and wife of Babu Shah Din kept night vigil.

"This humble self states that Mai Rasool Bibi Sahiba is my foster mother. *(And what was her relationship with Mirza Sahib? —Compiler).* She is the widow of Late Hafiz Hamid Ali who served hazrat 'promised Masih' for a long time. Maulvi Abdur Rahman is his (Hafiz Hamid Ali's) son-in-law".

YOUNG WOMAN HUGGED MIRZA IN DREAM: "YA ALLAH, MAY SHE COME!"

From: *Tazkira, p.197; Majmooa e Ilhamat wa Makashifat e Mirza Ghulam Ahmad Qadiani* by Mirza Ghulam Ahmad Qadiani.

"July 25, 1892, Zilhij 20, 1309 Hijri, Monday, at 4.30 early morning, I saw a dream as follows:

"There is a mansion in which my wife, mother of Mahmud, and another woman are sitting. I filled water in a white water-bag and poured it out into my pitcher. As I finished pouring, that other woman, who was wearing pleasant red coloured dress suddenly came near me.

"What I see is a woman, young in years, clad in red gossamer from head to foot. It comes to my mind that this is the same woman about whom I had advertised, *(i.e. Muhammadi Begum!- Compiler),* but her face seemed to be that of my wife. Either she muttered or said so in her heart: 'I have come'. I said: Ya Allah, may she come! Then that woman hugged me in arms. On my embracement with her I instantly woke up. Thus, praise be to Allah for this! *(... that, if not in waking, albeit in dream, the good luck of hugging the celestial bride was achieved. Woe betide! This dream could never be realized. —Compiler).*

"Three to four days earlier, I had dreamed that Roshan Bibi had come and stood in the door of my verandah while I was sitting inside. I said: Come, Roshan Bibi, come inside." *(Alas! That 'Roshan Bibi' never came inside Mirza's house. —Compiler).*

WOMAN APPEARS IN PRESCIENT HALLUCINATION

From: *Tazkira p. 610: Majmooa e Ilhamat wa Makashifat e Mirza Ghulam Ahmad Qadiani,* by Mirza Ghulam Ahmad Qadiani.

"A few days ago, I was shown a woman in course of a prescient hallucination. Then Revelation came: ... For this woman and her husband is death." *(i.e., Grapes are sour; hence death for Muhammadi Begam and Mirza's rival-in-love who was Muhammadi's husband. Compiler)*

MUHAMMADI BEGUM SEEN NAKED: MIRZA'S DREAM

From: *Tazkira, pp. 198-199, Majmooa e Ilhamat wa Makashifat e Mirza Ghulam Ahmad Qadiani* by Mirza Ghulam Ahmad Qadiani

"August 14, 1892, 20th Muharram 1309 A.H. Today I saw a dream that Muhammadi Begum, for whom a prediction has already been made, is sitting outside on a burial ground along with some people. She is naked from top to bottom and has a

very ugly look. Three times I told her that the interpretation of her 'head-shaving' is that her husband will die. *(Alas! This gladdening interpretation did not prove true! —Compiler).* Then I stretched out my both hands on her head ...

The same night Mahmud's mother dreamed that Muhammadi Begum has been married to me and that there is a paper in her hand on which one thousand rupees is written as dower and then sweets are sent for and she is standing beside me in a dream." *("No harm! Even dreaming a fortune which evaded in waking is a great blessing. —Compiler).*

DREAMS: BRAIN FORMATIONS

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol. 3, p. 116.

"This humble self submits that the matter of dreams is very delicate. Some dreams are the result of a man's brain formations. People generally do not understand their reality." *(Accordingly, Mirza sahib probabloy dreamed of Muhammadi Begum on account of such brain formation. —Compiler).*

PROSTITUTE'S EARNINGS ALRIGHT, FATWA OF MIRZA

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol. 1, p. 261.

"Mian Abdulla Sahib Sanori related to me that once a man from Ambala asked for a 'Fatwa' (Shariat Decree) from Hazrat Sahib that his sister was a prostitute and had made a lot of money by this profession. When she died he inherited a legacy from it. Later Allah blessed him with penitence and reformation. He wanted to know what he should do with that money? *(The questioner's name was Allah Diya. He was a pimp, though he renounced later on. —Compiler).*

"Hazrat Sahib replied that in his opinion such money under those circumstances could be spent in the service of Islam."

(Mirza represented the "soul" of Islam; hence who could be a more suitable recipient of the money than Mirza Sahib himself? Consequently Mirza sahib got this money, earned through wages for adultery. And when Maulana Muhammad Husain Batalvi in his magazine, Ishaat us Sunnah, Vol. 15, No. 1, taunted that 'hazrat' gulped down even the earnings of prostitutes, then Mirza saheb replied in his Aina-e-Kamalat, page 601, that that was the property of Allah the Exalted and Allah the Exalted let him get it. Far be the evil eye! In Mirza sahib's 'shariat' even the 'haram' (illegitimate) becomes 'halal' (legitimate) in his hands. —Compiler).

LUMINARIES OF QADIANI KHILAFAT

The above writings related to Mirza Ghulam Ahmad Qadiani. Now a few writings are reproduced relating to Mirza Mahmud Ahmad so that one may know that the entire family is full of luminaries.

TEN STROKES OF SHOES ON THE HEAD AS PUNISHMENT FOR GIRL'S RAPE

Ehsan Ali Vs. Muhammad Ismail:
Court of Addl. District Magistrate, Amritsar.
Libel Law-suit No. 86/2 filed on 17th July 1935.

CHARACTERS OF THE CASE

1. Mian Mahmud Ahmad, Khalifa Qadian, known as Mirza Sahib Qadian.
2. Aziza Begum, wife of Mian Mahmud Ahmad.
3. Abu Bakr Siddiq, Father of Aziza Begum and Musammat Salma, and Father-in-law of Mian Mahmud Ahmad.
4. Musammat Salma, daughter of Abu Bakr Siddiq and sister-in-law of Mian Mahmud Ahmad .
5. Ehsan Ali, Shopkeeper of medicines at Qadian.

COURT STATEMENT OF MUSAMMAT SALMA

"My father's name is Abu Bakr Siddiq. He is father-in-law of Mian Mahmud Ahmad Khalifa, the Mirza Sahib, Qadian. I too lived in Mirza Sahib Qadian's house for five years. I know plaintiff Ehsan Ali. Four years ago, I went to Ehsan Ali's shop to bring medicine for Mirza Mahmud's son. I had gone to his shop with the prescription. At first Ehsan Ali started poking fun at me and then asked me to go into the room of the patients. In that other room he forced me to lie down and tried to rape me. People gathered on my making noise and had the door opened. They rebuked and reproached him. Ehsan Ali had started ravishing me. I went back to the house and complained to Aziza Begum. At that time Mirza (Mahmud Khalifa) was there and I was living with Aziza Begum. Mirza Mahmud Khalifa called in Ehsan Ali and censured him and ordered him to get out of Qadian. Ehsan Ali begged for pardon. Mirza Khalifa Mahmud ordered that

Ehsan Ali could be pardoned and stay on in Qadian only if he agreed to have ten strokes of shoes rapped on his head. Ehsan Ali agreed and I applied ten strokes of shoes over his head. I had done this shoe-beating in the presence of Mirza (Mahmud Ahmad Khalifa) ... When I rapped Ehsan Ali with shoes, three to four persons had collected over there. In those days I used to go about without Pardah..... After that I went away to the market for shopping."

(Reproduced from *Qadiani Mazhab* by Professor Muhammad Ilyas Barni, Fifth edition, p. 824.)

SPECIAL INTEREST OF MIRZA MAHMUD TO SEE NAKED EUROPEAN SOCIETY

From: Statement of Mirza Mahmud, published in *Al-Fazl*, January 28, 1924, quoted in *Kamalat-e-Mahmudia*, by Muhammad Mazhar-uddin Multani, p.80.

"When I went abroad, I was particularly interested to see the sinful aspect of European society. During my stay in England I got no such opportunity. On our way back, in France, I asked Chowdhry Zafarullah Khan, who was travelling with me, to show me places where I could see the European society naked. He himself was hardly acquainted with France. However, he took me to an opera the name of which I don't remember now. Chowdhry Sahib told me that that was the place where I could have an idea of the European society. My eyesight is poor and therefore I could not see things clearly in the distance. However, after some time I discerned as if hundreds of women were sitting there. I asked Chowdhry Sahib whether they were naked? He answered in the negative and added that they were wearing dresses but despite that they were naked." *(And to see this spectacle was the very object of his eagerness. —Compiler).*

EXEMPTION FOR MIRZA'S SONS FROM "PARDAH"

From: Newspaper, *Al Hakm*, April 17, 1907, p.13.

"Seventh Question (from Muhammad Husain Qadiani):

"Why do the sons of Hazrat Sahib (Mirza Ghulam Ahmad) freely go inside where unrelated women are also present? Should women not observe necessary Pardah with them?

"Answer: (from Hakim Fazal Din of Qadian).

"Necessity of Pardah is recognised only when there exists a likely possibility of adultery. Allah, the Exalted, has exempted pardah where likelihood of its occurrence is less. For this very reason, prophets and pious men are exempted from Pardah. Hence there is no objection (for women) if they don't observe Pardah with Hazrat's venerable sons who are pious men by the grace of Allah."

'SAINTS COMMIT ADULTERY!'

From: Sermon delivered by Mian Mahmud Ahmad, published in Newspaper, *Al Fazl* , August 31, 1938, p. 6.

"In his Friday sermon Mirza Mahmud read out a letter from a Lahori Mirzai. Its contents were as follows:

"Hazrat 'promised Masih' (Mirza Ghulam Ahmad) was a saint, i.e., Allah's friend; and saints do commit adultery occasionally. Therefore if he (Mirza Ghulam Ahmad) committed adultery now and then, what is the harm in that?

"Further he has written:

"We have no objection against hazrat 'promised Masih' because he committed adultery only at times. We have objection against the present Khalifa (Mirza Mahmud Ahmad) because he indulges in adulterous intercourse all the time.

After reading out the letter Mirza Mahmud makes the following comment:

"From this objection it appears that this person is of 'Paighami' creed because our belief regarding the 'promised Masih' is that he was Allah's prophet but the 'Paighamis' (the Lahori Party) don't believe in this. They consider him only to be a saint."

EXPERT EVIDENCE

From: An article by Dr. Mir Muhammad Ismail, published in Newspaper *Al Fazl* Dated July 10, 1937, *Kamalate Mahmudia*, op. cit., p. 74.

Continued

سلسلہ نمبر۱۶ شمارہ ۳۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کے لئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کے لئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال نمبر۱..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کب وجود میں آئی تاریخ اور سن بتایئے؟

سوال نمبر۲..... آزاد کشمیر اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو کس سن میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا؟

سوال نمبر۳..... ”عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام“ کس عظیم شخصیت کی تصنیف ہے؟

نام ____________________

ولدیت ____________________

مکمل پتہ ____________________

____

ذاتی مصروفیات ____________________

____

خط و کتابت کیلئے:

انچارج انعامی مقابلہ ہفت روزہ ختم نبوت ”انٹرنیشنل“ پرانی نمائش

ایم اے جناح روڈ کراچی کوڈ نمبر ۷۴۴۰۰

اہم ہدایات:

۱..... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کر کے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲..... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳..... ہر شمارہ کا حل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

۴..... جوابی ٹوکن انچارج انعامی مقابلہ ”ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل“ کے نام سے ارسال کریں

ختم نبوۃ

دنیا بھر میں آپ کے تجارتی و کاروباری تعارف کا مؤثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے۔

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

80,000

سے زائد افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروز حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ختم نبوۃ

پڑھیے اور دوسروں تک بھی پہنچایئے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ایم۔ اے جناح روڈ
پرانی نمائش کراچی

فون:۔ 7780337 ● فیکس:۔ 7780340